ختمِ نبوّت اور سارقِ ختمِ نبوّت

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

ختمِ نبوّت اور سارقِ ختمِ نبوّت

تحریر:

راجا رشید محمود

ناشر:

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

کتاب	: ختمِ نبوت اور سارقِ ختمِ نبوت
تصنیف	: راجا رشید محمود
کمپوزنگ/ ڈیزائننگ	: مدنی گرافکس نیو انارکلی لاہور فون: 042-7230001
پروف خوانی	: ڈاکٹر شہناز کوثر؛ اظہر محمود
اشاعت	: اول ۲۰۰۶
طباعت	: مدنی گرافکس (پرنٹرز اینڈ پبلشرز) نیو انارکلی لاہور فون: 042-7230001
تعداد	: ۵۰۰
ہدیہ	: ۱۵۰ روپے

ناشر:
راجا اختر محمود
مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)
عقب مزار قطب الدین ایبک، نیو انارکلی لاہور فون: 042-7230001

عظیم محقق

پروفیسر محمد صلاح الدین الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ

(مصنف قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ) کی علمی وجاہت اور راست فہمی

کے نام

ہم نے دینا چاہا جب ختمِ نبوت کا ثبوت
آیہ "اتممت علیکم نعمتی" کام آ گئی

راجا رشید محمود

جعلی نبوت کا اور چھور

مضامین و مقالات — صفحہ ۷ تا ۹۲

1- ختم نبوت اور سارق ختم نبوت — صفحہ ۷ تا ۲۲

2- بہروپیہ کذاب "نبی" کے احوال

[خاتم النبیین کے نئے معنی۔ نبوت کا دعویٰ۔ حقیقی نبی۔ بروزی نبی۔ نئی شریعت نہیں لائے۔ تشریعی نبی۔ اسمہٗ احمد کا مصداق کون۔ "احمدی" نام کی وجہ۔ رسول ہی رسول۔ الوہیت۔ مسیح موعود۔ مرزا صاحب کیا کیا تھے۔ مہدی معہود۔ امام حسین علیہ السلام سے افضل] — صفحہ ۲۳ تا ۳۸

حواشی — صفحہ ۳۸ تا ۴۲

3- مرزا قادیانی کیا کیا تھے؟

[ثانی اثنین۔ حضور ﷺ کا محبوب ترین فرزند جلیل۔ یہ تو ہیں امتی نبی۔ بروزی نبی۔ ظلی نبی۔ حضور ﷺ کے نور کو ظاہر کرنے والا۔ برگزیدہ رسول۔ نبی کا قائم مقام۔ عین محمد (ﷺ)۔ آدم کے رنگ پر پیدائش۔ آدم، نوح بھی ہیں۔ ابراہیم بھی۔ یوسف بھی۔ سلیمان بھی۔ احمد مسیح۔ مسیح موعود۔ مسیحائے زماں۔ مثیل مسیح۔ مسیح سے بڑھ کر (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین)۔ مریم بھی عیسیٰ بھی۔ مامور اور مبشر۔ سچا مامور من اللہ۔ انبیاء سابقہ کا عین۔ مہدی موعود۔ مہدی مسعود۔ احمد مسیح مہدی۔ حضور ﷺ کا بروز مہدی موعود۔ مجدد وقت۔ مجدد صدی بھی مجدد الف آخر بھی۔ امام آخر الزماں بھی۔ محدث۔ کرشن۔ چودھویں کا چاند] — صفحہ ۴۳ تا ۵۵

حواشی — صفحہ ۵۵ تا ۵۸

4- "الہامات مرزا" کی ایک خصوصیت صفحہ ۵۹ تا ۷۶

5- انگریز کا پشتینی وفادار

[والد مرزا غلام مرتضیٰ۔ بھائی مرزا غلام قادر۔ بیٹا مرزا سلطان احمد۔ پوتا مرزا عزیز احمد۔ خود مرزا غلام احمد۔ رگ و ریشہ میں شکر گزاری۔ "کشتی نوح" کے چوار کا پہلا پیرا۔ مرزا صاحب کی "وحی" کی حقیقت۔ مرزا صاحب کا "اسلام"۔ "سلطنت انگریزی تمام عیوب سے پاک ہے"۔ "دنیا کی واحد امن بخش حکومت"۔ احادیث میں انگریزی سلطنت کی تعریف۔ "دانا، دور اندیش اور مدبر گورنمنٹ"۔ "انگریز حکومت کی اطاعت واجب ہے"۔ "مکہ مدینہ یا قسطنطنیہ والے درندوں کے بطور ہیں"] صفحہ ۷۷ تا ۸۷

حواشی صفحہ ۸۷ تا ۷۹

6- موروثی امراض کا شکار

(روح فرسا مرض۔ جاں لیوا مرض) صفحہ ۸۰ تا ۸۲

حواشی صفحہ ۸۴

7- قادیانیت اور ابوالکلام آزاد صفحہ ۸۵ تا ۹۲

منظوم خیالات صفحہ ۹۳ تا ۱۰۳

(الف) قطعات صفحہ ۹۳ تا ۹۴

(ب) مُبلّغ دوں میں خالق کی قسم ختم نبوت کا صفحہ ۹۵، ۹۶

(ج) "عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا" صفحہ ۹۷، ۹۸

(د) مجموعہ ہائے نعت سے چیدہ چیدہ خزف ریزے صفحہ ۹۹ تا ۱۰۳

ختم رسالت (۱۹۲۷ کی تحریری تقریر) از علامہ محمد اقبالؒ صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۶

☆☆☆☆☆

ختمِ نبوّت اور سارقِ ختمِ نبوّت

ہر نبی مخلوقِ خدا کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت، شریعت یا کتاب لاتا ہے۔ بنی نوعِ انسان کی نجات کے لیے اللہ کریم جلّ وعلا کے پروگرام سے نبی براہِ راست واقف اور مطلع ہوتا ہے اور اس پروگرام کو وحیِ الٰہی کی رہنمائی میں دوسروں تک پہنچاتا ہے اور خود اس پروگرام پر عمل کر کے عامۃ النّاس کو دکھاتا بھی ہے تاکہ انھیں بھی نیکی کے اس راستے پر چلنے کی ترغیب ہو۔

اصل چیز انسانیت کی ہدایت ہے جسے نازل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رُسُل (علیہم السلام) کو بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایک نبی بھیجا جاتا۔ وہ بعض اُمور کے لیے ہدایت جاری کرتا اور کچھ پہلو رہ جاتے۔ پھر دوسرا نبی آتا اور بعض اَحکام جاری کرتا، لیکن پھر کچھ امور رہ جاتے۔ سارے عالمِ انسانیت کے لیے ہر لحاظ سے مکمل ہدایت پہلے کبھی نازل نہ کی گئی تھی۔ نہ پہلے انبیاء (علیہم السلام) کی عملی رہنمائی زندگی کے تمام شعبوں کو محیط تھی۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام نے شاہی میں زندگی گزاری تھی اور فقر و استغنا کے لیے ان کی حیاتِ مبارک میں کوئی نمونہ نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تجرّد کی زندگی گزاری۔ ان کی پاک زندگی میں ازدواجی رہنمائی نہیں ملتی۔ چنانچہ پہلی ساری شریعتیں جزوی تھیں۔ پہلے تمام انبیاء (علیہم السلام) کی زندگیاں ہر لحاظ سے پوری انسانیت کے لیے مکمل نمونہ بھی نہ تھیں۔ پہلے کسی نبی کے ہاں پورے کا پورا ضابطۂ اَخلاق بھی نہیں ملتا۔

جب تک کوئی چیز اپنے کمال کو نہیں پہنچتی اس میں ارتقائی تغیّرات آتے رہتے ہیں اور جب وہ مرتبہ کمال کو پہنچ جاتی ہے اس میں ارتقا کا کوئی سوال نہیں ہوتا، اس میں تغیّر نہیں آتا، وہ آخر تک اسی مرتبہ کمال پر رہتی ہے۔ اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا، اسے آگے بڑھانے کی حاجت نہیں ہوتی۔ شریعت اور اَحکامِ ربانی کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور

ارتقائی منازل طے کرتا ہوا حضور فخرِ موجودات باعثِ ظہورِ کائنات علیہ السّلام والصّلوٰۃ تک پہنچا تو اپنے منتہائے کمال تک پہنچ گیا۔ اسی لیے خدا تعالیٰ نے فرمایا: ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ '' (سورۃ المائدہ) یعنی آج میں نے تمھارے دین کو مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کردی۔ سورۃ الاحزاب میں ہے۔ ''لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ '' کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ تمھارے (مومنوں) کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ '' میں اس لیے آیا ہوں کہ نظامِ اخلاق کو مکمل کردوں۔

اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دین مکمل کردیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو نمونۂ کامل قرار دیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادھورے اخلاق کو پورا فرمانے کے لیے اپنی تشریف آوری کا اعلان فرمایا تو پھر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کی کیا حاجت رہ جاتی ہے۔ جب دین نے اپنے مرتبۂ کمال کو جالیا، جب نبی الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی حیاتِ مطہرہ ہر بندے کے لیے کامل نمونہ قرار دے دی گئی۔ یعنی اس میں زندگی کے ہر پہلو کے لیے رہنمائی موجود ہونے کا اعلان فرمادیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظامِ اخلاق کی تکمیل بھی فرمادی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجنے کی بات بھی واضح ہوگئی۔ ''وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ '' تو پھر ان کے بعد کسی نبی کی کیا ضرورت باقی رہی۔

اللہ تعالیٰ کا نظامِ رحمت ہے جو ہمیں بچائے ہوئے ہے۔ سورج کی حدت کے اور ہمارے درمیان نظامِ رحمت حائل ہے کہ ہم جل بھن نہیں جاتے۔ طوفانوں کے راستے میں یہی نظامِ رحمت رکاوٹ ہے کہ ہم محفوظ ہیں۔ یہی نظامِ رحمت کائنات کو ایک خاص پروگرام کے تحت چلا رہا ہے۔ اسی نظامِ رحمت کی برکت ہے کہ پورا نظامِ شمسی دھڑام سے گر نہیں پڑتا، ایک سیارہ دوسرے سیاروں سے نہیں ٹکرا جاتا۔ چاند خود سے روشن نہیں ہے لیکن اسی نظامِ رحمت کی بدولت سورج سے روشنی لے کر اس کے انعکاس کو چاندنی کے روپ میں ہم پر نچھاور کرتا ہے اور ہم اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ یہی نظامِ رحمت ہمارے اندر موجود خلیوں کو پیدا کرتا ہے، ختم کرتا ہے، انھیں ترتیب اور تنظیم بخشتا ہے۔ یہ نظامِ رحمت نہ ہوتا تو ایک خلیہ کروڑوں خلیوں کو جنم

نہ دے سکتا اور ایک خلیے سے جسمِ انسانی کے ہر حصّے کے خلیے الگ الگ ایک نظام کے تحت جنم لیتے، ختم ہوتے اور انسانی جسم کو چلاتے نہ رہتے۔ یہی نظامِ رحمت قرآن کی زبان میں ''رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ '' کہلاتا ہے۔ پہلے انبیاء (علیہم السلام) تو اپنے اپنے حلقے، اپنے قبیلے کے لیے رہنمائی کی ذمہ داری سنبھالتے رہے۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام دنیاؤں کے لیے رحمت بن کر آئے۔ کوئی شے، کوئی مقام، کوئی مخلوق ان کے دائرۂ رحمت سے باہر نہیں۔ انھوں نے نظامِ اخلاق کی بھی تکمیل فرمادی، ان پر دین بھی مکمل ہوگیا، ان کی سیرت مطہرہ نمونۂ کامل بھی قرار دی گئی۔ پھر ان کے بعد کیا اضافہ ممکن ہے، کیا ترقی ہو، کس کی تکمیل کی حاجت ہے۔ چنانچہ نبوّت کا سلسلہ بھی ہمیشہ کے لیے بند کردیا گیا۔

سورۃ الاحزاب میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا '' (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں میں آخری ہیں اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے)۔ سُنن ابوداؤد اور ترمذی شریف میں ایک حدیث پاک ہے: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک بہت سے دجّال اور کذّاب نہ اٹھ جائیں جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔ بخاری شریف اور ترمذی شریف کی ایک حدیثِ پاک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب روزِ قیامت کے دن تمام انبیاءؑ کے پاس سے ٹھوکریں کھاتے پریشان حال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں گے تو یہ کہیں گے کہ ''اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ '' (آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں)۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ایک حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر انبیاءِ کرام پر اپنی چھے فضیلتوں کا ذکر فرمایا جن میں سے ایک یہ ہے کہ مجھ سے انبیاء کو ختم کیا گیا۔ دارمی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے۔ حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''میں قائدِ مرسلین ہوں اور فخر نہیں، میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں''۔ صحیحین میں ہے: ''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا ہو، اسے آراستہ پیراستہ کیا ہو مگر

ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو لوگ آ کر اس گھر کا پھیرا لگاتے ہوں ان کو یہ عمارت بہت پسند آتی ہو مگر کہتے ہوں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (کہ عمارت مکمل ہو جاتی)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں"۔

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی شریف میں حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی حدیثیں مروی ہیں جن میں ہے، (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ابن ماجہ میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں سب نبیوں سے آخر میں آنے والا ہوں اور تم سب امتوں سے آخر میں آنے والے ہو۔

غرض قرآن و حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے واضح ثبوت ملتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے دجّال اور کذّاب لوگوں کی خبر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا دی کہ وہ بعد میں بھی نبوت کا دعویٰ کریں گے جو جھوٹا ہوگا۔

آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بہت سے جھوٹوں نے نبی ہونے کا ادعا کیا جن میں مسیلمہ کذاب بہت مشہور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں اس نے یہ جرات کرنے کی جسارت کر لی تھی۔

آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس فتنے سے مقابلہ کا اعزاز حاصل ہوا۔ اسود عنسی قبیلہ بنو اسعد سے تھا۔ اس نے ۱۵ صفر ۱۱ ہجری کو نبوت کا دعویٰ کیا۔ سجاح قبیلہ بنو تغلب کے سردار کی بیٹی تھی اور شہر موصل کی رہنے والی تھی۔ اس نے ۲۱ ربیع الثانی ۱۱ ہجری کو نبوت کا دعویٰ کیا۔ حکم بن ہشام (المقنع) نے ۱۱ اپریل ۷۵۹ء کو یہ جھوٹ بولا۔ قرامطہ ۸۵۹ء کو کوفے میں پیدا ہوا اور ۳ اپریل ۸۹۱ء کو اس نے نبوت کی اشاعت کی۔ مرزا علی محمد باب ۱۸۱۹ء میں شیراز میں پیدا ہوا اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ باب ایرانی اور غلام احمد قادیانی نے بھی یہی حرکت کی علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے متعلق کہا:

آں ز ایراں بود و ایں ہندی نژاد
آں ز حج بیگانہ و ایں از جہاد
سینہ ہا از گرمیٔ قرآں تہی

از چنیں مرداں چہ امید بہی

(وہ ایران سے تھا اور یہ ہندی نسل سے ہے وہ حج سے بیگانہ تھا یہ جہاد سے بیگانہ ہے۔ ان کے سینے قرآن کی گرمی سے خالی ہیں ایسوں سے بھلائی کی کیا امید ہو سکتی ہے)۔

مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ ہندی النسل ہیں اس لیے برصغیر میں ان کے ماننے والے موجود ہیں۔ مرزا غلام احمد برلاس قوم سے ہونے کے مدعی تھے۔ ان کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ (سابق ہوم ممبر) کے بقول کوئی مستند دستاویز ایسی نہیں جس کی بنا پر صحیح تاریخ ولادت معلوم ہو سکے۔ البتہ مرزا بشیر احمد نے بعض تحریروں سے اندازہ لگایا کہ غلام احمد ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ کو پیدا ہوئے۔ (سیرت المہدی از مرزا بشیر احمد، ص ۷۱) مسلمان پہلے ہی دن سے قادیانیوں کو کافر سمجھتے تھے مگر برطانوی حکومت اور اس کے زیر اثر لوگ ان کی حمایت پر مصر رہے۔ آخر مسلمانوں کی بھرپور جدوجہد سے مجبور ہو کر پاکستان قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں قادیانی اور لاہوری جماعت کے افراد کو غیر مسلم اور کافر اقلیت قرار دیا اور اس اعلان پر عمل درآمد کے لیے حکومت کے سربراہ نے متعلقہ آرڈیننس جاری کر دیے۔

قرآن و احادیث میں واضح طور پر حضور نبی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "خاتم النبیین" کہا گیا ہے جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ بعثت انبیاء کا سلسلہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو چکا۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ظلی نبوت کے اثبات میں قرآنی نص میں تحریف معنوی کی اور "خاتم النبیین" کی نئی تعبیر کی۔ لکھا: "وہ خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کی امت کے لیے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا"۔ (حقیقۃ الوحی، از مرزا غلام احمد قادیانی، ص ۲۸)

مرزا صاحب کے ملفوظات میں بھی ہے: "خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مہر کے بغیر کسی نبوت کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے"۔ (ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی، جلد پنجم، ص ۲۹۰) قادیانیوں پر اہل اسلام کی طرف سے جو اعتراض کیے جاتے ہیں انھوں نے خاتم النبیین کے معنی کے متعلق ان میں سے ایک اعتراض کا جواب یوں دیا: "انھوں نے خاتم النبیین کے معنی کیے ہیں: "نبیوں کی مہر" جس طرح مہر کاغذ پر

اپنے نقوش ثبت کرتی ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقوشِ قدم پر چلنے سے حسبِ استعداد انسان میں آپ کے فیضانِ نبوت کے نقوش ثبت ہو جاتے ہیں گویا دوسرے انبیاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کا منصب دے کر یہ خاصیت بخشی ہے کہ آپ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے اور آپ کا کامل متبع نبوت کے مقام پر بھی فائز ہو سکتا ہے"۔ (جماعت احمدیہ سے متعلق بعض سوالات کے جوابات مرتبہ محمد اسد اللہ قریشی ص ۹)

سیدھی سی بات ہے کہ جس چیز کو بند کرنے کے بعد اس پر مُہر یا سیل لگا دیتے ہیں اس کو عربی میں "ختم" کہا جاتا ہے۔ جیسے سورۃ بقرہ میں ہے "خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ" "ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے"۔ یعنی اب ان کے دلوں میں ہدایت نہیں آ سکتی۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا واضح مطلب اس کے علاوہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اب کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور جب احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں واضح طور پر یہی معنی موجود ہیں تو یہ بات قابلِ بحث ہی نہیں رہتی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ نبی بننے کے شوق میں مرزا غلام احمد قادیانی اتنی سی بات کو بھی لوگوں کی نظروں سے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ نبی بنانا اللہ کا کام ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں۔ سورۃ الانعام میں ارشادِ خداوندی ہے "اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ" کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ کسے رسول بنائے گا۔

گروہِ انبیاءؑ میں سے کوئی نبی قسط وار نبی نہیں بنا۔ نبی وہ ازل ہی سے ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن ہوتا ہے وہ اپنی نبوت کا اعلان فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پنگھوڑے سے اپنی والدہ کی برئیت اور اپنی نبوت کا اعلان فرمایا۔ یا حضور حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والثناء نے اذن پاتے ہی لوگوں پر یہ حقیقت واشگاف کر دی۔ حالانکہ آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے اپنے آپ پر الہام ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر مجدد بنے پھر بیعت لینا شروع کی۔ پھر مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور آخر میں ان پر انکشاف ہوا کہ وہ "نبی" ہیں۔ "تاریخ احمدیت" میں ہے۔ "۱۹۰۰ء کے آخر اور ۱۹۰۱ء کے اوائل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ انکشاف ہوا کہ مقامِ نبوت صرف کثرتِ مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف ہونے کا نام ہے اور نئی شریعت کا لانا' پہلی شریعت کا ترمیم کرنا یا براہِ راست منصبِ نبوت و

رسالت کا حصول' نبی کی تعریف میں داخل نہیں ہے"۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم مرتبہ دوست محمد شاہد ص ۱۹۸) تعریف نبوت کی تبدیلی کا سب سے پہلا تحریری اعلان ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کو اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" (مشمولہ الحکم قادیان ۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء ص ۵-۷) کے ذریعے کیا گیا۔ دوست محمد شاہد نے اس کا ذکر کر کے حاشیے میں یہ وضاحت بھی کی ہے کہ پہلے ۱۹۰۰ء میں مولوی عبدالکریم اپنے خطباتِ جمعہ میں اس خیال کا اظہار کرتے رہے۔ ۱۷ اگست ۱۹۰۰ء کے خطبے میں مولوی صاحب نے مرزا صاحب کو مُرسل ثابت کیا اور "لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ" والی آیت ان پر چسپاں کی' جسے مرزا صاحب نے پسند کیا۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۱۹۲) یعنی ان کے نبی ہونے کا انھیں خود ابھی احساس نہیں ہوا تھا کہ مولوی عبدالکریم نے ان کی نبوت کو ثابت کرنا شروع کیا اور انھوں نے اس کو پسند فرما کر اپنی نبوت کا اعلان فرما دیا۔ چنانچہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے خلیفہ) لکھتے ہیں: "پس یہ ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے"۔ (حقیقۃ النبوۃ از میاں بشیر الدین محمود احمد ص ۱۲۱) یعنی مرزا صاحب ایسے "نبی" ہیں جنھیں پہلے خود بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ نبی ہیں۔ وہ قسط وار ترقی کرتے رہے اور آخرکار مولوی عبدالکریم نے اپنے "خطباتِ جمعہ" کے ذریعے انھیں یقین دلایا کہ وہ نبی ہیں چنانچہ وہ نبی بن بیٹھے۔

نبی کے لغوی معنی ہی غیب کی خبریں دینے والا کے ہیں۔ تمام انبیاء کرام (علیہم السلام) غیب کی خبریں دیتے رہے۔ حضور فخرِ موجودات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ بھی خدا تعالیٰ کی عطائے خاص سے معاملاتِ غیب پر مطلع کیے گئے تھے اور عالمِ ماکان وما یکون تھے۔ سب جہان آپ کے سامنے آئینہ تھا اور کتبِ احادیث میں ایسے واقعات بکھرے ہوئے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو غیب کی خبریں دیں۔ جب ایران کی عظمت کا ڈنکا بجتا تھا اور سلطنتِ روم کمزور نہ تھی' قرآن کریم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خبر دلوائی "اگرچہ رومی مغلوب ہو گئے' لیکن اس شکست کے بعد عنقریب چند سال میں وہ غالب آ جائیں گے۔ (سورہ روم) اور دنیا جانتی ہے کہ ۶۲۳ء میں اہلِ روم پارسیوں پر غالب آ گئے۔ ۲ ہجری میں مسلمان پریشان حال تھے' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ضرور تم لوگ بے خوف وخطر مسجد حرام میں داخل ہو گے"۔ (سورہ فتح) اور ۸ ہجری میں مسلمان مکہ معظمہ

میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہو گئے۔ ۱۲ رمضان المبارک ۲ ہجری کو حضور نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگِ بدر کے موقع پر فرمایا: میرا رب ارشاد فرماتا ہے کہ اِنْ یُّقَاتِلُوْکُمْ یُوَلُّوْکُمُ الْاَدْبَارَ "اگر اہلِ مکہ تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیریں گے۔" (سورۂ آلِ عمران) تاریخ شاہد ہے کہ جنگِ بدر میں مسلمانوں کو عظیم الشان کامیابی نصیب ہوئی۔

مختلف احادیث مبارکہ میں بے شمار ایسے واقعات ہیں جن کے وقوع سے پہلے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دے دی تھی اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی خبر کے عین مطابق وقوع پذیر ہوئے۔ مثلاً خزیم بن اوس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیرہ کے فتح ہونے کی خبر دی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حیرہ فتح ہوا۔ حضرت ابوذر، حضرت کعب بن مالک، حضرت اُمِّ سلمہ، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) کی روایتیں ملتی ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصر کے فتح ہونے اور وہاں پیش آنے والے واقعات کی خبر دی۔ حضرت ابو ہریرہ، حضرت جابر بن سمُرہ اور حضرت حسن (رضی اللہ عنہم) کی روایتیں کتبِ احادیث میں موجود ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر کے ہلاک ہونے کی خبر دی، یہ بھی فرمایا کہ اُن کے خزانے مالِ غنیمت بن جائیں گے اور اُن کے بعد کسریٰ اور قیصر نہیں ہوں گے۔ بہت سی احادیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت ثابت بن قیس بن شمّاس رضی اللہ عنہ، حضرت رافع بن خُدیج، اُمِّ ورقہ، عمّار بن یاسر، نعمان بن بشیر اور حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہم) کی شہادت کی خبر دے دی تھی اور اس سلسلے میں واقع ہونے والے بہت سے واقعات بتا دیے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن یعنی بن ابی لیلیٰ سے کئی حدیثیں مروی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں معلومات مہیا فرما دی تھیں، جو بعد میں اسی طرح سامنے آئیں۔ بخاری شریف میں حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سیّد ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دے گا۔

حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء نے ہزارہا معاملات میں پہلے سے خبر دی، جو من و عن دُرست ثابت ہوئی۔ اس سلسلے میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک خصائص

الکبریٰ فی معجزات خیر الوریٰ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے جس میں ہزارہا ایسے واقعات جمع کر دیے گئے ہیں۔ نمونے کے طور پر چند واقعات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شام میں پھیلنے والے طاعون کی خبر دی، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے طویل عمر پانے اور نابینا ہونے کی خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ چوتھی صدی میں لوگ بدل جائیں گے۔ آپ نے خوارج کی خبر دی، بغداد کی تعمیر کی خبر دی، غرض حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف معاملات میں جو جو کچھ پیش آنا تھا، اُمت کے سامنے فرما دیا اور وہ درست ثابت ہوا۔

لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جن کذّابوں نے نبوّت کا دعویٰ کیا انھوں نے بھی اپنے آپ کو نبی ثابت کرنے کی کوشش میں بہت سی پیشگوئیاں کیں۔ دیکھنا چاہیے کہ ان پیشگوئیوں کا کیا حال ہوا۔ مُسیلمہ کذّاب نے ۷ ربیع الاول ۱۰ ہجری کو پیشگوئی کی کہ "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مہینے کے بعد فوت ہو جائیں گے اور اسلام کا آفتاب غروب ہو جائے گا۔ بے شک یہ کلام آسمانِ قفطل سے نازل ہوا ہے"۔ (میزان الادیان جلد اول ص ۹۸) دنیا جانتی ہے کہ حضور محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والثناء ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری تک اس دنیا میں رونق افروز رہے اور مُسیلمہ کذّاب ٹھہرا۔

اشنوغسی نے ۲۷ جمادی الثانی ۱۱ ہجری کو یہ کہا کہ "اسلام تین سال کے بعد مٹ جائے گا اور میں یہ پیشگوئی خالقِ ارض و سما کے حکم سے کر رہا ہوں"۔ (میزان الادیان جلد اول ص ۹۰) اسے معلوم نہیں کہ اسلام آج تک موجود ہے اور دنیا بھر میں اس کے ماننے والوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حجاج نے ۵ ذی قعدہ ۱۱ ہجری کو یہ پیشگوئی کی کہ حکومتِ روم دو سال کے بعد عرب پر غالب آ جائے گی اور یہ خبر نسیمِ آسمانی نے پہنچائی ہے۔ (تاریخ ابوالفدا جلد ۲ ص ۲۰) اس کا حشر بھی دنیا جانتی ہے۔

المقنع نے ۹ اکتوبر ۷۵۹ء کو پیشگوئی کی کہ ابومسلم خراسانی دو سال کے بعد زندہ ہو جائے گا۔ (تاریخ احرب ص ۲۴۴) تاریخی شواہد سامنے ہیں کہ ابومسلم خراسانی ۲ نومبر ۷۹۲ء تک زندہ رہا۔ قرمط نے ۲۳ مارچ ۹۲۸ء کو خبر دی کہ "دو مہینے کے بعد آفتاب مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہوگا اور بے شک یہ ایک عجیب بات ہے"۔ (میزان الادیان جلد اول ص ۲۱۸) ظاہر ہے کہ یہ خبر جھوٹ نکلی۔ مرزا علی محمد باب نے ۱۵ اپریل ۸۴۸ء کو شاہِ ایران سے دو سال بعد

ہلاک ہونے کی پیشگوئی کی لیکن وہ ۱۸۵۶ء تک زندہ رہا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۴ء میں پیشگوئی کی کہ "مولوی ثناء اللہ امرتسری ایک مہینے کے بعد ضرور مر جائے گا اور یہ مجھے وحی کے ذریعے سے معلوم ہوا ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد اول، مرزا غلام احمد قادیانی، ص ۱۹۸) مرزا صاحب تو یہ پیشگوئی کر کے ۱۹۰۸ء میں مر گئے لیکن ثناء اللہ امرتسری قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں فوت ہوئے۔ مرزا صاحب نے ۱۸۹۱ء میں کہا کہ عرشِ اعظم پر محمدی بیگم کے ساتھ میرا نکاح ہو چکا ہے اور میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ اس دنیا میں ضرور میرے نکاح میں آئے گی۔ لیکن ہُوا کہ وہ آخر دم تک محمدی بیگم کی زیارت سے محروم ہی رہے۔ اسی طرح انھوں نے عیسائی پادری آتھم کی موت کے بارے میں کہا کہ وہ ۵ دسمبر ۱۸۹۴ء تک مر جائے گا لیکن وہ زندہ رہا اور عیسائیوں نے اس کا بڑی شان و شوکت سے جلوس نکالا۔ مرزا صاحب نے زندگی میں بہت پیشگوئیاں کیں اور ان کا انجام یہی ہوا۔ لیکن انھوں نے اپنے بارے میں جو پیشگوئی فرمائی تھی، اس کا حال دیکھیے۔ کہا: "بشارت ہوئی کہ عمر اسّی سال ہوگی یا اس سے زیادہ"۔ (مواہب الرحمٰن از مرزا غلام احمد قادیانی، ص ۲۱) لیکن ہُوا یہ کہ اڑسٹھ یا انہتّر سال کی عمر میں مر گئے۔ ۱۹۰۷ء میں انھوں نے اِس الہام کا دعویٰ کیا کہ "فرمایا کہ میں تیری عمر کو بڑھاؤں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء میں چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں، ان سب کو جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھاؤں گا' تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک میرے اختیار میں ہے۔ (تبلیغ رسالت، جلد دہم، ص ۱۳۲) لیکن عمر نہ بڑھی اور اللہ نے "مخالفین" ہی کی بات سچ کر دکھائی۔ مرزا صاحب مئی ۱۹۰۸ء سے آگے نہ بڑھے۔ اس کے باوجود مرزا صاحب کا دعویٰ ملاحظہ ہو: "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جس کثرتِ تعداد اور صفائی سے غیب کا علم حضرت جلّ شانہٗ نے اپنے ارادۂ خاص سے مجھے عنایت فرمایا، اگر دنیا میں اس کثرتِ تعداد اور انکشافاتِ تام کے لحاظ سے کوئی اور بھی میرے ساتھ شریک ہے تو میں جھوٹا ہوں"۔ (تریاق القلوب، مرزا غلام احمد قادیانی، ص ۱۴۷)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے لیے "غیر مستقل نبوت" گھڑ لی ہے، حالانکہ قرآن و احادیث کی رُو سے جو شخص وحی کا دعویٰ کرتا ہے، وہ نبوتِ مستقلہ کا دعویٰ کرتا ہے، کیونکہ غیر مستقل نبوت کا کوئی تصوّر نہیں ہے۔ لیکن مرزا صاحب نے اپنے لیے کبھی ظلّی، کبھی بروزی نبی کی اصطلاح گھڑی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے، حضور سرکارِ دوعالم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی ہیں، اس لیے ظلّی نبی ہیں: "(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد) صرف اُس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکامِ شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِتّباع سے الگ ہو کر کیا جائے۔ لیکن ایسا شخص جو ایک طرف خداتعالیٰ کی وحی میں اُمّتی قرار پاتا ہے۔ پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے، یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نبوت بہ باعث اُمتی ہونے کے، دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے، کوئی مستقل نبوت نہیں"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، مرزا غلام احمد قادیانی، طبع اول، ص ۱۸۱) اسی طرح "ازالۂ اوہام" میں لکھتے ہیں: "ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"۔ (جلد اول، ص ۱۳۸) "چشمۂ معرفت" میں ہے: "وہ نبوت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے چراغ سے نور لیتی ہے، وہ ختم نہیں"۔ (ص ۳۲۴)

قادیانیوں نے بھی مرزا صاحب کی نبوت کو ظلّی کہا ہے لیکن ان کا مرتبہ سب انبیاء سے بڑا بتایا ہے: "حضرت مسیح موعود علیہ السلام (؟) نبی تھے۔ آپ کا درجہ مقام کے لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاگرد اور آپ کا ظل ہونے کا ہے۔ دیگر انبیاء علیہم السلام میں سے بہتوں سے آپ بڑے تھے، ممکن ہے سب سے بڑے ہوں"۔ (الفضل قادیان، ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء)

کبھی مرزا صاحب اپنی نبوت کو بروزی قرار دیتے ہیں: "اب بعد اس (خاتم الانبیاء) کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی ہو، پس جو کامل طور پہ مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے، وہ ختمِ نبوت کا خلل انداز نہیں"۔ (کشتی نوح، مرزا غلام احمد قادیانی، ص ۲۴) "البدر" کی ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء کی اشاعت میں کسی نے مرزا صاحب سے پوچھا کہ بروز کسے کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: "جیسے شیشہ میں انسان کی شکل آتی ہے، حالانکہ وہ شکل بذاتِ خود الگ قائم ہوتی ہے، اس کا نام بروز ہے"۔ (ملفوظات، جلد ششم، مرزا غلام احمد قادیانی، ص ۱۲۳)

مرزا صاحب نے اپنی بیویوں کو "اُمّہات المومنین" قرار دیا، اپنے گھر والوں کو "اہلِ بیت" کہا، جن لوگوں نے مرزا صاحب کی زیارت کی، انھیں "صحابہ" بنایا۔ اسی قسم کے ایک صحابی سیّد سرور شاہ قادیانی کہتے ہیں: "بروز کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (؟) نے خود

لکھتے ہیں کہ اصل اور بروز میں فرق نہیں ہوتا۔ [illegible] آپ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ [illegible] کی نسبت [illegible] ہیں تو فرماتے ہیں "[illegible]" [illegible] محمد [illegible] جس [illegible] بروزی رنگ میں [illegible] تو فرماتے "**من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی ومارای**" کہ جو مجھ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں [illegible] تا ہے اس نے مجھے [illegible] اور نہ مجھے [illegible]۔ [illegible]

[illegible] قادیانی [illegible] ترقی کی اس کی طرف [illegible] نے کیا یہ سمجھنا کہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد "ارتقا" کا یہ عمل جاری نہیں رہا، درست نہیں۔ [illegible] ترقی [illegible] بروزی [illegible] شریعت [illegible] [illegible] تحقیق [illegible] صاحب [illegible] متعلق قرآن [illegible] کا مستحق ہونا [illegible] حد تک [illegible] میں [illegible] تو میں کہوں گا کہ ان معنوں میں حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے"۔ [illegible] [illegible] مرزا صاحب نے [illegible] تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا، وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اگر یہ کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ [illegible] ص ۶ [illegible])

اب مرزا صاحب کی وحی یا کسی کے ان پر کیے گئے "الہامات" کا ذکر بھی ہو جائے۔ خداوند قدوس نے تو فرمایا تھا "وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ" (ہم نے ہر رسول پر صرف اس کی قوم کی زبان میں وحی نازل کی) لیکن مرزا صاحب پر تو کئی زبانوں میں "وحی" نازل ہوئی۔ اگرچہ انھوں نے خود کہا تھا "یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو"۔ ([illegible] ص ۲۰۹) بیشتر "الہامات" اس قسم کے ہیں کہ قرآنی آیات میں کچھ تحریف کر کے مرزا صاحب [illegible] گیا۔ بعض الہامات معنوی لحاظ سے عجیب و غریب ہیں۔ مثلاً "[illegible]"

[illegible] "[illegible] مجھ سے بیٹی کی [illegible]" [illegible] کے معنی یہ ہیں" قادیانی حضرات کا اعتقاد [illegible] کی بجائے [illegible] ظاہر [illegible] ہوتا ہے ورنہ [illegible] خدا بیٹوں سے پاک ہے۔ [illegible] یہ فقرہ [illegible] (حمامۃ [illegible] متعلق [illegible] ص ۳۹ [illegible] مرزا صاحب کے خدا نے تو انھیں بیٹے کی بجائے [illegible]

قرآن [illegible] مرزا صاحب [illegible] خدا [illegible] مخاطب ہوتا ہے [illegible] بلکہ [illegible] (قادیانی [illegible] ص ۳۲۲، ۳۲۵) مرزا صاحب کا "خدا" تو کوئی سی زبان بھی صحیح استعمال نہیں کرتا۔ [illegible] جیسے [illegible] قادیانی ص ۲۰ [illegible] الہامات انگریزی میں [illegible] مرزا صاحب جیسے [illegible] لکھے [illegible] کی ہونی چاہیے تھی [illegible] ص ۳۰۳) انگریزی الہامات کے بارے میں حاشیے میں لکھتے ہیں "چونکہ یہ غیر زبان میں الہام ہے اور الہام الٰہی میں ایک سرعت ہوتی ہے اس لیے ممکن ہے کہ بعض الفاظ کے ادا کرنے میں کچھ فرق ہو اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہ خدا تعالیٰ انسانی محاورات کا پابند نہیں ہوتا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۰۳) ایک خط میں اس سلسلے میں شکوہ کرتے ہیں کہ "چونکہ اس ہفتے میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے ہندوؤں کے سے دریافت کیے مگر قابل اطمینان نہیں"۔ (مکتوبات احمدیہ جلد [illegible] ص ۶۸)

اور پھر انگریزی الہامات ہی پر کیا منحصر ہے، سنسکرت اور عبرانی وغیرہ میں بھی [illegible] عنایات ہوتی رہیں۔ لکھتے ہیں "زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ"۔ ([illegible] ص ۵)

مرزا صاحب کا نام "غلام احمد" تھا لیکن [illegible] کی "الہامات" میں انھیں "احمد" کے نام سے پکارا گیا۔ خود انھوں نے اپنے بارے میں کہا

محمدؐ خیر رسل کا مثل نیست

خوبی جہاں کہ مثل جز یکی نیست

لیکن وہ خود اس حوالے سے ارتقائی منازل ہی طے کرتے رہے۔ انھوں نے خود یہ دعویٰ کیا کہ "مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ" کی پیشگوئی کے مصداق حضور نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بلکہ وہ خود ہیں۔ یہ بات قرآن سے ثابت ہے اور حدیث سے بھی کہ ... اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور جس کا نام احمد ہے۔ میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یوں ہی نہیں کیا بلکہ حضرت مسیح موعود ... نے بھی اسی طرح لکھا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نورالدین بھیروی) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں۔ چنانچہ ... بھی یہی چھپا ... (اِسْمُهٗ اَحْمَدُ) کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام (؟) ہی ہیں (انوار خلافت میاں بشیر الدین محمود ...) ... اسمہ احمد ... سے حضور محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء مراد نہیں لیں" (الفضل قادیان ۱۹ ... ۱۹۱۶ء)

حالانکہ خود مرزا صاحب نے ۴ نومبر ۱۹۰۰ء کو "اشتہار واجب الاظہار" میں کہا تھا "ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اسم احمد جمالی نام تھا جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ ... وجہ ہے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی میں اسم احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی"۔ (تبلیغ رسالت جلد ۹ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۹)

معلوم ہوا کہ مرزا صاحب تو "احمد" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک سمجھتے تھے لیکن ان کے بیٹے ان سے بھی دو قدم آگے نکل گئے۔ انھوں نے واضح طور پر کہا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہیں تھا اور "احمد" کے سلسلے میں قرآن میں جو شہادت ہے حضور اس کے مصداق بھی نہیں ہیں اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود یہ فرمایا کہ "اسمہ احمد

والی پیشگوئی میرے بارے میں ہے۔ (الفضل ۹ ... ۱۹۲۶ء)

مرزا صاحب نے بھی "خاتم" کے معنی مہر کیے، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہر کے ذریعے نبوت ملتی ... دیا۔ ۱۹۲۲ء میں ... "جب قیامت تک رہیں گے ... " (الفضل قادیان ۲۲ ... ۱۹۲۲ء)

مرزا صاحب نے اپنے آپ کو بہت سے نبیوں کا مجموعہ ... (تحفہ ... حقیقۃ الوحی ص ۷۲ وغیرہ) انھوں نے اپنے آپ کو آدم علیہ السلام، شیث علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام ... اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم محمد اور احمد بنا لیا (حقیقۃ الوحی ص ۷۲ ...) "مہدی معہود" بھی بن بیٹھے (... مہدی حصہ دوم ص ۶۹ ... ملفوظات جلد ہشتم ص ۲۲۲) ... نے کہا کہ مہدی ایک ہی ہونا تھا اور وہ خود ان کی صورت میں آ گیا۔ ... ۱۹۰۳ء ... جلسے میں ... پیش ہوئے تو ... سے تقریر کرتے ہوئے کہا "مسلمانوں کے تمام فرقے مہدی کے منتظر ہیں مگر مہدی تو بہرحال ایک شخص ہی ہونا تھا اور وہ میں ہوں" (... مہدی حصہ دوم ص ۶۹) لیکن "محمود مرزا" کچھ اور کہتا ہے۔ ان کے بیٹے صاحب حسب عادت ان سے کئی ہاتھ آگے نکل گئے۔ کہتے ہیں "مہدی کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی مہدی ہوں گے۔ ان مہدیوں میں سے ایک مہدی تو خود حضرت مرزا صاحب ہیں اور آئندہ بھی کئی مہدی آ سکتے ہیں"۔ (الفضل قادیان ۲۳ فروری ۱۹۲۷ء)

دنیا جانتی ہے کہ نبی جھوٹ نہیں بولتا، سچا ہوتا ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو آپ کے سخت ترین دشمن بھی صادق و امین کہہ کر پکارتے تھے۔ قرآن مجید میں انبیائے کرام (علیہم السلام) کے صدق کو کئی مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ لیکن جس نبوت کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہو جو شخص جھوٹی نبوت کا داعی ہو اس کے کلام میں سچ کی تلاش کرنا کیسی بے وقوفی ہے۔ لیکن مرزا صاحب کے سچ کی ایک مثال ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں "بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان

[illegible] حسبنا اللہ [illegible] یہ حدیث [illegible] پائے درجے کی ہے جو اس کتاب میں درج ہے جو صحیح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ (شہادت القرآن [illegible] مرزا غلام احمد قادیانی ص ۴۱) حالانکہ [illegible] بخاری شریف میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔

اس مختصر مضمون میں [illegible] جس [illegible] نے [illegible] میں نقب لگانے کی جسارت کی [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] لوگوں کو بوجوہ [illegible] جھوٹ ان کی ایک ایک ادا [illegible] جن لوگوں کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر [illegible] کی دشمنی [illegible] غور کرنا چاہیے [illegible] پیچھے چھپ [illegible] کوششوں میں کس کس طرح مصروف ہیں۔

جاوید [illegible] مجلس [illegible] ختم نبوت [illegible] صورت میں شائع [illegible]

پیش نظر مختصر مگر جامع تحریر [illegible] جناب [illegible] رشید [illegible] عقیدہ ختم نبوت آیات قرآنیہ اور احادیث [illegible] بے نقاب کیا ہے
[illegible] (۸ [illegible] ۱۹۹۱ء)

☆ ☆ ☆

ہندی نژاد کاذب "نبی" کے احوال

گورداسپور مشرقی پنجاب بھارت کا ایک ضلع ہے۔ اس ضلع میں ایک بستی کا نام قادیان ہے۔ قادیان میں مرزا غلام مرتضیٰ نامی شخص آباد تھا۔

۱۸۵۷ء میں مسلمانوں نے [illegible] انگریزوں سے [illegible] آزادی کی جنگ لڑی۔ کم و بیش چھ ماہ تک معرکہ [illegible] مسلمان [illegible] قربانیوں سے [illegible] انگریز [illegible] شکست [illegible] ہوئی۔ مدت تک غیور مسلمان [illegible] اس تاریخی [illegible] کرتا رہا۔ اس مقابلے میں ضمیر فروشوں کا ایک ٹولہ تھا جو [illegible] انگریز کی فرمانبرداری کے لیے آگے بڑھتا [illegible] اپنے ملکوں میں ڈال کر ملکہ وکٹوریہ کا غلام بنا، ان میں مرزا غلام مرتضیٰ بھی تھا۔

مرزا غلام احمد بن غلام مرتضیٰ اپنی تصنیف "نور الحق" میں رقمطراز ہے

"میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت آ گیا اور ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ نہ سما سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریز کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عند الضرورت خدمتیں بجا لاتا رہا، یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غم خواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے شامل حال ہو گئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا۔ پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی۔" (کتاب نور الحق حصہ اول

(ص ۳۸)

انگریزوں کی تاج [illegible] ۱۵۱ [illegible] چونکہ [illegible] اصل [illegible] وقت [illegible]
[illegible] جب [illegible] ختم [illegible] ختم نبوت کا انکار ہے۔ ایک عدالت سے وہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۸۳۵ء [illegible] ۱۲۵۰ [illegible]
[illegible]
مختلف لکھے ہیں گے

[illegible] سال بعد غلام احمد قادیانی نے الہام کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۸۸ء
کے اواخر میں بیعت لینے لگے اور ۸۹ء سے مسیح و مہدی بنے اور ۹۰ء میں نبی ہونے کا دعویٰ
کر کے ۱۹۰۸ء میں مر گئے۔

مسلمان پہلے ہی ان سے انہیں کافر مانتے رہے تھے مگر برطانوی حکومت اور اس کے
بعد [illegible] انہی کی حمایت پر کمر بستہ رہی۔ آخر مسلمانوں کی بھرپور جدوجہد سے مجبور ہو کر
پاکستان قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں قادیانی اور لاہوری دونوں گروہوں کے احمدی جماعت
کے افراد کو غیر مسلم اور کافر اقلیت قرار دیا۔ اور ۱۹۸۴ء میں اس حوالے پر عمل درآمد کے لیے
حکومت کے سربراہ نے متعلقہ آرڈیننس جاری کر دیا۔

خاتم النبیین کے نئے معنی

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جعلی نبوت کے ثبوت میں قرآنی نص میں تحریف معنوی
کی اور "خاتم النبیین" کی نئی تعبیر کرتے ہوئے لکھا:
"وہ خاتم الانبیاء ہے، مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں
ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا
اور اس کی امت کے لیے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا" ۷

مرزا صاحب نے "ملفوظات" میں [illegible] "مجھ پر اور میری جماعت پر [illegible] لگایا جاتا ہے کہ
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت،
یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین
کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے۔ [illegible] ختم نبوت کی
حقیقت [illegible]
[illegible] خاتم النبیین کے
معنی یہ ہیں کہ آپ [illegible] کی نبوت کی تصدیق [illegible]
کا [illegible] سمجھا جاتا ہے [illegible] تصدیق [illegible]
[illegible] صحیح نہیں ہے۔"

قادیانیوں پر اہل اسلام کی طرف سے جو اعتراض کیے جاتے ہیں ان میں سے خاتم النبیین
کے معنی کے متعلق ان میں سے ایک اعتراض کا جواب یوں دیا: "خاتم النبیین" کے معنی
ہیں "نبیوں کی مہر" جس طرح مہر کاغذ پر اپنے نقوش ثبت کرتی ہے اسی طرح آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے نقوش قدم پر چلنے سے حسب استعداد انسانوں میں آپ کے فیضان نبوت کے
نقوش ثبت ہو جاتے ہیں گویا دوسرے انبیاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کا
منصب دے کر یہ خصوصیت بخشی ہے کہ آپ کی روحانی توجہ کی تاثیر سے [illegible] آپ کا کامل متبع
نبوت کے مقام پر بھی فائز ہو سکتا ہے۔ ۶

نبوت کا دعویٰ

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے پہل آپ پر الہام ہونے
کا دعویٰ کیا، پھر مجدد بنے، پھر بیعت لینا شروع کی پھر مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور آخر
میں ان پر منکشف ہوا کہ وہ "نبی" ہیں۔ "تاریخ احمدیت" میں ہے: ۱۹۰۰ء کے آخر اور ۱۹۰۱ء
کے اوائل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۲) پر یہ انکشاف ہوا کہ مقام نبوت
صرف کثرت مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہونے کا نام ہے ورنہ نئی شریعت کا لانا یا پچھلی شریعت کا
ترمیم کرنا یا براہ راست منصب نبوت و رسالت کا حصول نبی کی تعریف میں داخل نہیں ہے" ۸

تحریف نبوت کی تبدیلی کا سب سے پہلا تحریری ثبوت دسمبر ۱۹۰۱ء کو شائع ہونے والا "ایک غلطی کا ازالہ" ہے۔ جیسا کہ میاں بشیر الدین محمود احمد (مرزا قادیانی کے بیٹے اور دوسرے خلیفہ) لکھتے ہیں "پس یہ ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے کا انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے"۔ ۱۱

مرزا صاحب نے اپنے نبوت کا دعویٰ کرنے کے لئے [illegible] پہلے تو [illegible] مرزا [illegible] کا [illegible] صفت مستقل [illegible] جو [illegible] اب بھی [illegible] ہیں [illegible] کر [illegible] مستقل ہیں [illegible]

ظلی نبی

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع ہیں اس لیے ظلی نبی ہیں۔ "(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد) صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر کیا جائے لیکن ایسا شخص جو ایک طرف خدا تعالیٰ کی وحی میں متبع قرار پاتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام سے مخالف نہیں ہے کیونکہ یہ نبوت باعث متبع ہونے کے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے کوئی مستقل نبوت نہیں"۔ ۱۲ "ازالہ اوہام" میں ہے "کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"۔ ۱۳ مرزا صاحب نے بیشتر مقامات پر اپنے آپ کو ظلی نبی لکھا ہے۔ "چشمہ معرفت" میں ہے "میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں ہوئی یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی

سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے"۔ ۱۴

قادیانیوں نے بھی مرزا صاحب کی نبوت ظلی ہونے کے باوجود ان کا مرتبہ سب انبیاء سے بڑھا دیا ہے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام (؟) ظلی نبی تھے۔ آپ کا درجہ مقام کے لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد اور آپ کا ظل ہونے کا تھا۔ باقی انبیاء علیہم السلام میں سے بہتوں سے آپ بڑھ کر تھے ممکن ہے سب سے بڑھ کر ہوں"۔ ۱۵

دراصل مرزا صاحب معاذ اللہ تمام انبیاء [illegible] اپنی ذات میں [illegible] جمع [illegible] اور [illegible] قرآن کی آیت میں اسمہ احمد کا مصداق ٹھہرایا [illegible] ۱۶ "حقیقۃ الوحی" میں لکھتے ہیں "میں آدم علیہ السلام ہوں، میں شیث علیہ السلام ہوں، میں [illegible] علیہ السلام ہوں، میں ابراہیم علیہ السلام ہوں، میں اسحاق علیہ السلام ہوں، میں اسمٰعیل علیہ السلام ہوں، میں یعقوب علیہ السلام ہوں، میں نوح علیہ السلام ہوں، میں یوسف علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر میں محمد اور احمد ہوں"۔ ۱۷

بروزی نبی

کبھی مرزا صاحب اپنی نبوت کو ظلی کا نام دیتے ہیں، کبھی بروزی قرار دیتے ہیں۔ "کشتی نوح" میں ہے "اب بجز اس کے (خاتم النبیین) کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ جو کامل طور پر خادم میں ہو کر خدا سے ہی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا مخل نہیں"۔ ۱۸ "البدر" کی ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء کی اشاعت میں کسی نے مرزا صاحب سے پوچھا کہ بروز کسے کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا "جیسے شیشہ میں انسان کی شکل نظر آتی ہے حالانکہ وہ شکل بذات خود الگ قائم ہوتی ہے اس کا نام بروز ہے"۔ ۱۹

مرزا صاحب نے اپنی بیویوں کو امہات المومنین کہا، اپنے گھر والوں کو اہل بیت کہا، جن لوگوں نے مرزا صاحب کی زیارت کی انھیں صحابی قرار دیا گیا۔ اسی قسم کے ایک "صحابی" سید سرور شاہ قادیانی کہتے ہیں "بروز کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھے ہیں کہ اصل

اور بروز میں فرق نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مماثلت کی نسبت بیان کرتے ہیں تو فرماتے ہیں "میں بیت فخر ہوں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم" لیکن آپ جب بروزی رنگ میں جلوہ نما ہوتے تو فرماتے "جس شخص نے مجھ میں اور مصطفیٰ میں فرق سمجھا وہ ہماری ..." مجھ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ذرا بھی فرق کیا اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہ پہچانا۔"

نئی شریعت نہیں لائے

مرزا صاحب قادیانی نے کبھی ایسی بات جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظل کہا۔ کبھی آپ بروز کا دعویٰ کرتے رہے لیکن اگر تحقیق کی جائے تو کسی بحث میں بھی پہلے دور میں خود نبی ہونا تھا، وہ گزشتہ نبی کی اُمّت میں ہوتا تھا اور اس کے دین کی نصرت کرتا تھا اور اسی کی پیروی کرتا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص فخر دیا گیا ہے وہ یہ کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی اُمّت سے باہر ہو"۔[۲۱]

حقیقی نبی

مرزا صاحب نے جس طرح بتدریج ترقی کی منزل کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد ارتقا کا یہ عمل جاری نہیں رہا، درست نہیں۔ مرزا صاحب تو ایک مولوی سے ترقی کی منازل طے کرتے کرتے ظلی، بروزی اور نئی شریعت کے بغیر نبی بنے لیکن ان کے بعد حضرت صاحب نے ظلی، بروزی ولی کچھ بھی نہ رہنے دیا۔ انہوں نے مرزا صاحب کو حقیقی نبی قرار دیا۔ "درحقیقت خدا کی طرف سے خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ اصطلاح کے مطابق قرآن کریم کے بتائے ہوئے معنی کی رو سے جو نبی ہو اور نبی کہلانے کا مستحق ہو۔ تمام کمالات نبوت اس میں اس حد تک پائے جاتے ہوں جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں تو میں کہوں گا کہ ان معنوں میں حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے"۔[۲۲]

گو یہ اس زمانہ میں مرزا صاحب خود "حقیقی نبی" نہیں کہلاتے۔ لیکن اپنے منظوم میں وہ یہ ضرور کہتے رہے کہ ان جیسا تو کوئی نبی بھی نہیں تھا۔ ملاحظہ فرمائیے کہتے ہیں "میں بھی ...

سکتا ہوں کہ جس کثرتِ تعداد اور صفائی سے غیب کا علم حضرت جلّ شانہ نے اپنے ارادہ خاص سے مجھے عنایت فرمایا اگر دنیا میں اس کثرتِ تعداد اور انکشافِ تام کے لحاظ سے کوئی اور بھی میرے ساتھ شریک ہے تو میں جھوٹا ہوں"۔[۲۳]

گویا اتنا علمِ غیب تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہیں دیا گیا تھا) نعوذ باللہ ایک طویل نظم "براہین احمدیہ" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر ملاحظہ ہو آپ اس میں فرماتے ہیں

ساتھ ... ہیں ... دل میرے ... یادِ رخ گھڑی
... نے ... جب مسیحؑ خوش ... روز ... سے شمار
... جو ... کا ... میں ... نے ... میں
جبکہ میں نے وحیِ ربّانی سے پایا افتخار
اس قدر یہ ... مدعی کیا افترا میں کٹ گئی
پھر بھی تریپ کہ نصرت کے ... جاری بخار
ہر قدم میں میرے مولا نے دیئے مجھ کو نشاں
ہر عدو پر حجّتِ حق کی پڑی ہے ذوالفقار
نعمتیں وہ دیں مرے مولا نے اپنے فضل سے
جن سے ہیں معنی اُعطَیتُ علیکم آشکار[۲۵]

پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ مرزا صاحب "نبی" بن بیٹھے تو ان کی بیویاں "اُمّہات المؤمنین" کیوں نہ ہوتیں، ان کے ساتھی "صحابہ" کیوں نہ کہلاتے اور ان کے گھر والے "اہل بیت" کیسے نہ ہوتے یہ کہنا پڑے گا کہ مرزا صاحب کوئی ایسے ویسے نبی نہ تھے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے (نعوذ باللہ) "کتنی شاندار صداقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (؟) کا آنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا ہے اور آپ کے بعد خلیفہ اوّل یعنی حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (؟) کا وجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اوّل یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود ہے"۔[۲۶]

"اسمہ احمد" کا مصداق کون؟

مرزا صاحب کا نام غلام احمد تھا لیکن ان کی "بچپن میں [illegible] نے نام سے پکارا گیا خود [illegible]
محمد [illegible] آپ [illegible] ست

لیکن وہ خود اس حوالے سے "[illegible] نے خود یہ اعلان نہیں کیا کہ "ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" کے مصداق وہ ہیں [illegible] بحث [illegible] پہنچا [illegible] لکھا [illegible] سے [illegible] حضرت [illegible] اس کا نام احمد ہے [illegible] یہ دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ [illegible] ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود [illegible] کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نور الدین بھیروی) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں چنانچہ ان کے [illegible] میں بھی یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت (اسمہ احمد) کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔"۲۸

مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ۱۹۱۵ء کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "اسمہ احمد میں حضور محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء مراد نہیں ہیں۔ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے میں اس کے ثبوت میں اپنے پاس خدا کے فضل سے دلائل رکھتا ہوں۔ اگر کوئی میرے دلائل کو غلط ثابت کر دے اور قرآن کریم سے اور احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت کر دے کہ احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تھا یا صفت اور یہ کہ جو نشانات احمد کے قرآن میں آتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتے ہیں اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی اپنے اوپر چسپاں فرمائی ہے تو میں ایسے شخص کو ایک مقررہ انعام جو فریقین کو منظور ہو دینے کے لئے تیار ہوں۔"۲۹

"احمدی" نام کی وجہ

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ قادیانی یا مرزائی اپنے آپ کو "احمدی" کہلاتے ہیں اور عام طور پر یہ تاثر دیتے ہیں کہ وہ غلام احمد سے نسبت کی وجہ سے احمدی کہلاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کی آیت "اسمہ احمد" کے مصداق اس لئے غلام احمد تھے یہ بات درست نہیں۔

"مولوی [illegible] احمدیت" از [illegible] محمد [illegible] تھے [illegible] میں قادیانی کے نام سے پکارتے تھے ۱۹۰۰ء سرکاری مردم شماری میں یہ فرقہ [illegible] مستقل [illegible] رکھتے ہوئے درج کرانا چاہتا تھا اس لئے مرزا صاحب نے اسے "احمدی" قرار دیا۔۳۰

یہ [illegible] مرزا صاحب نے ۴ نومبر ۱۹۰۰ء کے اشتہار [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسم احمد جمالی نام تھا جس سے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] میں آشتی اور صلح [illegible] خدا [illegible] اس طرح پر تقسیم کیا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدائی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے۔"۳۱

"۲۵ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ایک اور مولوی صاحب آئے اور انھوں نے سوال کیا کہ خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے آپ نے اپنے فرقہ کا نام احمدی کیوں رکھا ہے؟ حضور (ؑ) نے اس سوال کے جواب میں مفصل تقریر فرمائی اور بتایا کہ جو لوگ اسلام کے نام سے انکار کریں یا اس نام کو عار سمجھیں ان کو تو میں لعنتی کہتا ہوں میں کوئی بدعت نہیں لایا جیسے کہ حنفی شافعی وغیرہ کے نام تھے ایسا ہی احمدی بھی نام ہے بلکہ احمدی کے نام میں اسلام اور اسلام کے بانی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتصال ہے۔ آج کل اس قدر طاعون زمانہ میں ہے [illegible] کبھی نہیں ہوا۔ اس واسطے کوئی نام ضروری تھا خدا کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں۔"۳۲

رسول ہی رسول

[illegible] بارے میں مرزا صاحب [illegible] متضاد بیانات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مرزا صاحب [illegible] [illegible] (۱۹۰۸ء) سے ۹۲ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیامت تک [illegible] [illegible] ضرورت ہے۔[۳۳]

الہامات

[illegible] الہامات کی بحث ہو رہی ہے۔ خداوند قدوس نے قرآن میں فرمایا تھا: "وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ" (ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان میں وحی نازل کی) لیکن مرزا صاحب پر زیادہ تر وحی عربی میں نازل ہوئی اگرچہ خود مرزا صاحب نے یہ کہا تھا "یہ بالکل لغو اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو"[۳۴] بیشتر الہامات اس قسم کے ہیں کہ قرآنی آیات میں کچھ تحریف کر کے مرزا صاحب نے اپنے الہام بنا لیے۔ چند الہامات معنوی لحاظ سے عجیب و غریب ہیں مثلاً "انت منی بمنزلۃ ولدی" (تو مجھ سے بیٹے کی جگہ ہے) اس الہام کے جواب میں کہ اس الہام کے کیا معنی ہیں؟ قادیانی حضرات کا موقف ہے کہ کسی کو "بیٹے کی جگہ" کہنا پیار کے اظہار کے لیے ہوتا ہے ورنہ خود مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا بیٹوں سے پاک ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے لیکن یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں ہے"[۳۵]

قرآن پاک میں تحریف کرتے ہوئے مرزا صاحب کے "خدا" نے بعض جگہوں پر زبان غلط کر دی ہے۔ "یا آدم اسکن" تو قرآن سے ہے مگر مرزا صاحب کے الہام میں مخاطب عورت ہو گئی لیکن فعل مذکر ہی رہا "یا مریم اسکن"[۳۶] اور مرزا صاحب کا "خدا" تو انگریزی بولنا بھی صحیح طور پر نہیں جانتا چند الہامات ملاحظہ ہوں:

"بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں"[۳۷]

"WE CAN, WHAT WE WILL DO"

"GOD IS COMING BY HIS ARMY"

"HE IS WITH YOU TO KILL ENEMY"[۳۸]

ایک الہام یہ تھا

چوں دور خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردند

مرزا صاحب [illegible] کی ترقی میں لیتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] دعوت سے [illegible] [illegible] شامت [illegible] [illegible] محمودی [illegible][۳۹]

مسیح موعود

قادیانی اور لاہوری [illegible] مرزا غلام احمد قادیانی کو [illegible] [illegible] [illegible] یوں ہی دعوت [illegible] ۸ برس پہلے [illegible] [illegible] مسیح [illegible] خبر بھی دی خود ہی ان کے سوانح نگار عبد القادر لکھتے ہیں "۱۸۹۰ء کے اواخر میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر اس امر کا انکشاف فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح ابن مریم کے آنے کی خبر دی تھی وہ تو آپ ہی ہیں پہلا مسیح ابن مریم اپنے خاکی جسم کے ساتھ ہرگز زندہ نہیں بلکہ وہ دیگر انبیاء کی طرح فوت ہو چکا ہے"[۴۰]

۲۵ مئی ۱۹۰۸ء (وفات سے ایک دن قبل) مرزا صاحب نے اپنی آخری تقریر کے آخر میں فرمایا "عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے ایسا ہی عیسیٰ موسوی کے بجائے عیسیٰ محمدی آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے"[۴۱]

اس طرح مرزا صاحب "مسیح موعود" بن بیٹھے اور اسے قرآن سے "ثابت" کرنے کی خاطر لکھا "یہ کہنا کہ قرآن شریف میں مسیح موعود کا کہیں ذکر نہیں یہ سراسر غلطی ہے کیونکہ [illegible] صریح طور پر فرمایا ہے آخری زمانہ میں جبکہ آسمان اور زمین میں طرح طرح کے خوفناک حوادث ظاہر ہوں گے وہ عیسیٰ پرستی کی شامت سے ظاہر ہوں گے اور دوسری طرف یہ بھی فرمایا "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا" جس سے مسیح موعود کی نسبت پیشگوئی کھلے کھلے طور پر قرآن شریف میں ثابت ہوتی ہے"[۴۲]

مرزا صاحب کیا کیا نہیں

مرزا صاحب نے اپنے دعووں میں [illegible] آپ نے نبی کہا تو پھر کوئی نبی نہیں چھوڑا جس کا نام انہیں یاد آتا تھا وہ اس کا مثیل خود بنتے جاتے تھے۔

میں کبھی آدم کبھی عیسیٰ کبھی یعقوب ہوں — نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

"حقیقۃ الوحی" میں مرزا صاحب نے اپنے آپ کو آدم، شیث، نوح، ابراہیم [illegible] [illegible] ظاہر ہونے والا تھا وہ تو میں ہی ہوں آریوں کا بادشاہ"۔۴۴

مہدی معہود

مرزا صاحب نے دعووں کی رو سے جب کرشن بن گئے تو وہ مہدی ہونے کا دعویٰ کیوں نہ کرتے چنانچہ وہ "مسیح موعود" کے ساتھ "مہدی معہود" بھی بن گئے۔

۲ نومبر ۱۹۰۴ء کو [illegible] جلسے میں [illegible] تقریر کرتے ہوئے کہا "مسلمانوں کے تمام فرقے مہدی کے منتظر ہیں مگر مہدی تو بہرحال ایک شخص ہی ہونا تھا اور وہ میں ہوں"۔۴۵ اگر میں شیعوں سے کہوں کہ میں تمہارا مہدی ہوں جو کچھ تمہاری روایات میں درج ہے وہ درست ہے اور اسی طرح سنیوں اور وہابیوں کو بھی کہوں تاکہ سب مجھ سے راضی ہو جائیں تو یہ ایک منافقت ہے۔ [illegible] معلوم نہیں کہ مہدی کا مرتبہ حکم عدل ہے وہ تو سب فرقوں کا صحیح فیصلہ کرے گا۔ جس کی غلطی ہوگی اس کو بتائے گا تب وہ سچا ہوگا اس کی وجہ ہے کہ سب فرقے دشمن ہو گئے ورنہ ہم نے ان کا کیا قصور کیا ہے"۔۴۶ ۹ اپریل ۱۹۰۸ء کو مرزا صاحب نے کہا "جس مہدی کو لوگ مانتے ہیں وہ خونی ہے اور اس کی نسبت احادیث میں بہت تناقض ہے لیکن ہمارا دعویٰ اس مہدی کا ہے جس کی نسبت میں کوئی شک نہیں"۔۴۷

کسی شخص نے سوال کیا کہ شیعہ صاحب کہتے ہیں کہ امام مہدی غار سے نکلیں گے اور وہ محمد بن حسن عسکری ہیں۔ [illegible] محمد بن حسن عسکری [illegible] محمد بن حسن عسکری [illegible] انہیں مدینۃ الرسول میں [illegible] [illegible] ۴۸

مسیح و مہدی

مرزا صاحب [illegible] مسیح اور مہدی [illegible] دوسرے مذاہب کے سب اوتار وغیرہ ایک ہی شخصیت تھے) کہتے ہیں [illegible] وسلم کو [illegible] بشارت دی کہ ایک شخص آپ کی امت میں سے مبعوث کیا جائے گا جو بیرونی فتنہ اور صلیبی مذہب کی حقیقت کو توڑ دینے والا ہے اور اس لحاظ سے وہ مسیح ابن مریم ہوگا اور اندرونی تفرقوں [illegible] مہدی کہلائے گا"۔۴۹ "مسیح کے بھی دو پہلو ہیں اندرونی لحاظ سے مہدی اور بیرونی لحاظ سے مسیح ابن مریم [illegible] مسیح اور مہدی دراصل ایک ہی شخص ہیں اور اس کے یہ دو نام ہیں جو اس کی دو مختلف حیثیتوں کو ظاہر کرتے ہیں [illegible] ہیں"۔۵۰

"مؤرخ احمدیت" دوست محمد شاہد لکھتے ہیں "مرزا صاحب نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو خدا تعالیٰ کے حکم سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور ۱۸۹۰ء [illegible] مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا اعلان کیا"۔۵۱ ۱۹۰۴ء میں [illegible] مرزا محمود [illegible] اور مرزا [illegible] قادیانی سے بحث و مباحثہ کرنا چاہو تو [illegible] مرزا قادیانی کے بارے میں پوچھو "کہ آپ نے ساتھ مسیح موعود کے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ بھی

ے اور خود مہدی اصلی ہونے کے ساتھ مسیح کا صرف مثیل قرار دیتے [illegible] آپ سے

[illegible] ہدایت [illegible] کہ حیثیت [illegible]

[illegible] مہدی آخر الزمان کی فضیلت مسیح موعود پر ثابت ہے"۔ ۵۲

مرزا بشیر الدین محمود احمد کہتے ہیں: "حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام (؟) کا دعویٰ تھا کہ آپ کو خدا تعالیٰ [illegible] ہے اور [illegible] آپ [illegible] احادیث میں [illegible] مہدی [illegible] حضرت [illegible] اس وقت کا مسیح موعود اور مہدی مسعود [illegible] مسیح موعود [illegible] کی سنت کا [illegible] جھک ہے"۔ ۵۳

مہدی معہود ہونے کے مدعی مرزا غلام احمد کہتے ہیں: "میں یہ پیش گوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں [illegible] اور خدا کی طرف سے ہو اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اترے گا ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ جو شخص آنا تھا وہ آ چکا۔ وہ میں ہی ہوں جس سے خدا کا وعدہ پورا ہو گیا۔" ۵۵

امام حسین علیہ السلام سے افضل

مرزا صاحب کے ظلی اور بروزی نبی پھر حقیقی نبی، دوسرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا تفصیلی ذکر آ چکا ہے۔ اب حضرت امام حسین علیہ السلام پر مرزا صاحب کی 'فضیلت' کا حال بھی سن لیں۔ مرزا صاحب کا مشہور شعر ہے

کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

۵۶

مسلمانوں کے پیہم تعاقب کے باعث قادیانیوں نے اس کی تاویلات کرنا شروع کر دی ہیں۔ "اس میں بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام (؟) نے لطیف پیرایہ میں اپنی مشکلات کا

ذکر فرمایا ہے۔ شعر کا سادہ مفہوم یہ ہے کہ میں ہر آن کربلاؤں سے گزرتا ہوں اور حسین کی طرح سینکڑوں مشکلات میں گھرا ہوا ہوں"۔ ۵۷

[illegible] مرزا صاحب کے ارشادات [illegible] شعر [illegible] مسلمانوں [illegible] حسین [illegible] حضرت [illegible] امام حسین [illegible] سوچنے کا مقام ہے کہ امام حسین کو اس سے کیا نسبت ہے"۔ ۵۸ اس کے بعد قصیدہ اعجازیہ مرزا صاحب کا خاص [illegible] ۵۹ اس کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے

وقالوا على الحسنين فضّل نفسه أقول نعم والله ربي سيظهر

اور انھوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں اچھا سمجھتا ہوں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔

وأما حسين فاذكروا دشت كربلا إلى هذه الأيام تبكون فانظروا

اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے مگر حسین پس تم دشتِ کربلا کو یاد کر لو اب تک تم روتے ہو۔

وإني قتيل الحب لكن حسينكم قتيل العدى فالفرق أجلى وأظهر

اور میں محبت کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ ۶۰

۸ جنوری ۱۹۰۳ء کو ریاست مالیر کوٹلہ کے مشیر اعلیٰ نے مرزا صاحب سے مختلف سوالات

گئے۔ ایک سوال کے جواب میں مرزا صاحب نے [illegible] سے افضل [illegible] کہیں [illegible] صاحب نے [illegible]

"کربلا ایست سیر ہر آنم" [illegible] شعر کی تشریح میں میاں بشیر الدین محمود احمد لکھتے ہیں:
"لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (؟) نے فرمایا ہیں [illegible] ہمارے بدر کی [illegible] ۲۲

"جماعت احمدیہ سے متعلق بعض سوالات کا جواب" [illegible] دکھاؤ میں مرثیہ نہیں سنوں گا بلکہ نشانات کا مطالبہ کروں گا جس کو حوصلہ ہے اور جو امام حسین کو سجدے کرتے ہیں وہ ان کے خوارق اور نشانات کی فہرست پیش کریں اور دکھائیں کہ کس قدر لوگ ان واقعات کے گواہ ہیں اس مقابلہ میں یقیناً یہ ماننا پڑے گا کہ وقعت میں قافیہ تنگ ہے۔ مبالغہ سے ایک بات کو پیش کر دینا اور ہے اور حقیقی طور سے واقعات کی بنا پر اسے ثابت کر دکھانا مشکل ہے۔"۲۳

حواشی

(۱) عبدالقادر، سابق سوداگرمل، حیات طیبہ، مسجد احمدیہ لاہور، ایڈیشن دوم ۱۹۶۰ء، ص ۱

(۲) ایضاً، ص ۲

(۳) الیاس برنی، پروفیسر محمد، قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، شیخ محمد اشرف تاجر کتب، لاہور، بار ششم ۱۹۳۰ء، ص ۸۲۲

(۴) غلام احمد قادیانی، مرزا۔ حقیقۃ الوحی۔ ص ۴۷

(۵) غلام احمد قادیانی، مرزا۔ ملفوظات جلد اوّل۔ ص ۳۴۲

(۶) ملفوظات جلد پنجم۔ ص ۲۹۰

(۷) اسد اللہ قریشی، محمد (مرتب) جماعت احمدیہ سے متعلق بعض سوالات کے جوابات، نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ۔ ۱۹۷۳ء۔ ص ۱۹ (قادیانی اپنے آپ کو احمدی اور اپنی جماعت کو [illegible] بھی میں میں نے لکھا ہے)

(۸) دوست محمد شاہد۔ تاریخ احمدیت جلد سوم۔ ادارۃ المصنفین ربوہ۔ ں ن۔ ص ۱۸۹

(۹) اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" مشمولہ الحکم قادیان۔ ۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء۔ ص ۵۔ ۷

(۱۰) دوست محمد شاہد، تاریخ احمدیت جلد سوم۔ ص ۹۲ [illegible] ۱۹۰۰ء میں مولوی عبدالکریم اپنے خطبات جمعہ میں اس خیال کا اظہار کرتے رہے ۱۷ اگست ۱۹۰۰ء کے خطبے میں مولوی صاحب نے [illegible] بین حمد [illegible] آیت اس پر چسپاں کی جسے مرزا صاحب نے پسند کیا)

(۱۱) بشیر الدین محمود احمد، میاں۔ حقیقۃ النبوۃ۔ ص ۴

(۱۲) الوصیۃ۔ مجموعہ "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" [illegible] مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ۔ ایڈیشن چہارم۔ مئی ۱۹۸۳ء۔ ص ۱۰۳، ۱۰۵

(۱۳) غلام احمد قادیانی، مرزا، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ طبع اوّل۔ ص ۸۱

(۱۴) غلام احمد قادیانی، مرزا، [illegible] جلد اوّل۔ تالیف ۱۸۹۱ء۔ ص ۳۸

(۱۵) چشمۂ معرفت ص ۳۲۴ (مجموعہ [illegible] خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک") مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ۔ ں ن۔ ص ۷

(۱۶) الفضل قادیان۔ ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء۔ (جلد ۱۴۔ نمبر ۸۵)

(۱۷) غلام احمد قادیانی، مرزا۔ حقیقۃ الوحی۔ ص ۴۷

(۱۸) غلام احمد قادیانی، مرزا۔ کشتی نوح۔ ص ۲۴

(۱۹) غلام احمد قادیانی، مرزا۔ ملفوظات، جلد ششم۔ ص ۲۲

(۲۰) اخبار الفضل قادیان۔ ۲۶ جنوری ۱۹۱۶ء

(٢١) غلام احمد قادیانی مرزا۔ ضمیمہ چشمہ معرفت۔ ص ٩

(٢٢) بشیر الدین محمود احمد میاں۔ القول الفصل۔ ص ١٣

(٢٣) غلام احمد قادیانی مرزا۔ تریاق القلوب۔ ص ٤

(٢٤) معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب شاب میں بھی مرور تھے۔ ٤٠ برس کے تھے جب ان کو [illegible] وحی آنا شروع ہوئی۔ ساتھ ہی [illegible] بچے کو [illegible] بیٹے کی خوشخبری [illegible] ہوئی

(٢٥) غلام احمد قادیانی مرزا۔ [illegible] (٢٠٠ [illegible]) ص ٩

(٢٦) [illegible] قادیانی [illegible] ٩٠٦ [illegible] جلد ٣٠ [illegible] (٢٢٠)

(٢٧) الفضل قادیان۔ ٧ دسمبر ١٩٣٣ء

(٢٨) بشیر الدین محمود احمد میاں۔ [illegible] ص ٢

(٢٩) الفضل قادیان۔ ١٩ اگست ١٩١٦ء (جلد ٣۔ شمارہ ٢٢)

(٣٠) دوست محمد شاہد (مولف) تاریخ احمدیت جلد سوم۔ ادارۃ المصنفین ربوہ۔ ص ٦

(٣١) غلام احمد قادیانی مرزا۔ تبلیغ رسالت جلد ٤۔ ص ٩

(٣٢) مدر ٣ دسمبر ١٩٠٥ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم۔ ص ٢٢

(٣٣) الفضل قادیان ٣ فروری ١٩٢٧ء جلد ٣۔ شمارہ ٦٩

(٣٤) غلام احمد قادیانی مرزا۔ چشمہ معرفت۔ ص ٢٠٩

(٣٥) جماعت احمدیہ سے متعلق بعض سوالات کے جوابات ص ٣٩

(٣٦) غلام جیلانی برق ڈاکٹر۔ حرف محرمانہ۔ مطبع علمی پرنٹنگ پریس لاہور۔ بار دوم۔ ١٩٥٣ء۔ ص ٣٢٢، ٣٢٥

(٣٧) غلام احمد قادیانی مرزا۔ حقیقۃ الوحی۔ ص ١٠٢

(٣٨) ایضاً بحوالہ حقیقۃ الوحی۔ ٣٠٣ (حاشیہ میں لکھا ہے "چونکہ یہ غیر زبان میں الہام ہے اور الہام الٰہی میں ایک سرعت ہوتی ہے اس لئے ممکن ہے کہ بعض الفاظ کے ادا کرنے میں کچھ فرق ہو اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہ خدا تعالیٰ انسانی محاورات کا پابند نہیں ہوتا۔" حقیقۃ الوحی۔ ص ٣٠٤)

(٣٩) تجلیات الٰہیہ ص ٣ (بحوالہ تاریخ تحریر اور قیام پاکستان۔ سید رئیس احمد جعفری ندوی [illegible] شمس [illegible] ١٩٤٩ء میں [illegible] ص ٢٧)

(٤٠) [illegible] (ماخوذ از [illegible]) حیات طیبہ ٩٨

(٤١) تاریخ احمدیت جلد دوم ص ٥٢٦

(٤٢) غلام احمد قادیانی مرزا۔ تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ٢٣

(٤٣) [illegible] جماعت احمدیہ سے متعلق بعض سوالات کے جوابات ص ٢٢

(٤٤) غلام احمد قادیانی مرزا۔ تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ٨٥

(٤٥) مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ مہدی ایک ہی ہے [illegible] صورت میں [illegible] طور پر مرزا بشیر الدین محمود احمد کہتے ہیں [illegible] بعض احادیث اور بعض پیشگوئیوں سے پتہ چلتا ہے کہ مہدی کئی تجلیات ہوں گے۔ مہدی کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی مہدی ہوں گے ان مہدیوں میں سے ایک مہدی تو خود حضرت مرزا صاحب ہیں اور [illegible] بھی کئی مہدی ہو سکتے ہیں"۔ (اخبار الفضل قادیان۔ ٢ جنوری ١٩٢٧ء)

(٤٦) سیرت المہدی حصہ دوم۔ ص ٤٩ ١٥٠ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم۔ ص ٢٧٦۔ ٢٧٧)

(٤٧) غلام احمد قادیانی مرزا۔ ملفوظات جلد ششم۔ ص ٣٢٣

(٤٨) جماعت احمدیہ سے متعلق بعض سوالات کے جوابات۔ ص ٤٣

(٤٩) ملفوظات جلد اول۔ ص ٣٢٥

(٥٠) ملفوظات۔ جلد دوم۔ ص ٤٥٥۔٤٣٥

(٥١) دوست محمد شاہد۔ چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت۔ احمد اکیڈمی ربوہ۔ ١٩٨١ء۔ ص ٤٣ ، ٥٧

(٥٢) روزنامہ پیسہ اخبار لاہور۔ ١٧ اگست ١٩٠٤ء (بحوالہ جواب لیکچر جناب قادیانی) پبلشنگ کمیٹی نیو دہلی۔ چوتھا ایڈیشن ١٩٣٦ء۔ ص ١٣، ١٤

(٥٣) مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ دعوت الامیر۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔ ص ٣٩

(۵۴) نبوت ... ص ۹۹

(۵۵) غلام احمد قادیانی مرزا، مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، ص ۵۲۰

(۵۶) غلام احمد قادیانی مرزا، [illegible] (مجموعہ [illegible]) ص ۲۸

(۵۷) جماعت احمدیہ کے متعلق [illegible] ص ۳۲

(۵۸) غلام احمد قادیانی مرزا، [illegible] ص ۳۵، ۵۰

(۵۹) برنی، پروفیسر محمد الیاس، قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، ص ۸۷۹

(۶۰) غلام احمد قادیانی مرزا، تحریر احمدی، ص ۵۲، ۶۹، ۸۱

(۶۱) ملفوظات احمدیہ، جلد [illegible] ص ۲۸۳

(۶۲) اخبار الفضل قادیان، ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء (خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ)

(۶۳) غلام احمد قادیانی مرزا، ملفوظات، جلد ششم، ص ۳۰۲

☆ ☆ ☆

(یہ مقالہ پہلے سہ ماہی "توحید" قم (ایران) میں چھپا۔ بعد میں بزم فیضانِ [illegible] "میاں [illegible]" نے اسے کتابچے کی شکل میں چھپوا کر مفت تقسیم کیا)

مرزا قادیانی کیا کیا تھے؟

دعوے ہی دعوے —

[illegible]

قادیانی [illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب ترین فرزند جلیل

"مورخ احمدیت" دوست محمد شاہد لکھتے ہیں "مہدی موعود (یعنی مرزا صاحب) چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ترین فرزند جلیل ہیں اس لیے حضور خدا صلی اللہ علیہ [illegible] (۲)

[illegible]

[illegible] (۳)

[illegible]

[illegible] (۴)

[illegible] ۱۹۰۳ء [illegible] لے کر آنے والا نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا بروز اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی آمد ہے"۔(۵)

[illegible] ۱۹۰۳ء [illegible]

ظلی نبی

[illegible] (۳۲۴ ص) [illegible] اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعے سے ہے وہ اسی کا مظہر ہے اور اسی سے [illegible]

قادیانیوں نے ان کی "ظلی نبوت" کا درجہ سب سے [illegible] ور آپ کا ظل ہونے کا ہے۔ دیگر نبیوں علیہم السلام میں سے بعضوں سے آپ بڑے تھے۔ بعض [illegible]"۔(۹)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو ختم کرنے والا!

[illegible] (۱۰)

برگزیدہ رسول

[illegible] لکھتے ہیں "[illegible] جاتا ہے غیر کو اس میں حصہ نہیں [illegible] جو میرے مقابل پر ہیں اور میری بیعت کرنے والوں میں داخل نہیں ہیں، کچھ بھی چیز نہ سمجھیں"۔(۱)

[illegible]ں کا قائم مقام

[illegible] جس سے آپ فطرت میں [illegible] (۲)

حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

[illegible] (۳)

[illegible] اسد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱) کا وجود [illegible] (۴)

آدم علیہ السلام کے رنگ پر پیدائش

[illegible] ۱۹۰۲ [illegible] کی مشابہت سے خدا نے [illegible] اس لیے مسیح موعود کو خدا نے آدم علیہ السلام کے رنگ پر پیدا کیا"۔ (۵)

آدم علیہ السلام خود

"حقیقۃ الوحی میں ہے [illegible]

[illegible] (۶)

"ازالہ اوہام" میں بھی ہے: "اور اس عاجز کو خدا تعالیٰ نے آدم مقرر کر کے بھیجا"۔ (۷)

نوح علیہ السلام بھی بنے

مرزا صاحب نے ۸ فروری ۱۹۰۳ء کو صبح کی سیر کے دوران کہا "خدا تعالیٰ نے میرا نام بھی نوح رکھا ہے اور وہی الہام جو کشتی کا نوح علیہ السلام کو ہوا تھا یہاں بھی ہوا ہے"۔ (۸)

ابراہیم علیہ السلام بھی

"[illegible] ہے"۔ (۹)

یوسف علیہ السلام بھی

"براہین احمدیہ حصہ پنجم" کے باب دوم "نصرۃ الحق" میں کہا گیا "وہ جو عام [illegible] چھبیس سال پہلے اس زمانے سے مجھے یوسف قرار دے کر اس کے وقت میرے [illegible] ہے۔ (۲۰)

سلیمان علیہ السلام بھی

[illegible] جس طرح سلیمان کی اس [illegible] (۲۰ ب)

احمد مسیح

عبد اللطیف نے اپنے مضمون "موجودہ زمانہ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی" کا [illegible] وہ مشہور و معروف حضرت عیسیٰ کے بتلائے ہوئے نام والے احمد مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم نام و مسمّی "مہدی" آئے؟ نہیں نہیں! بلکہ میں بڑے زور سے منادی کرتا ہوں کہ بے شک

وہ موعود آیا اور ٹھیک وعدہ کے مطابق وہ موعود رسول ہندوستان کے خطہ پنجاب بستی قادیان میں مبعوث ہوا''۔ (۲)

مسیح موعود

مرزا صاحب کے سوانح نگار عبدالقادر (سابق سوداگرمل) نے ''حیات طیبہ'' میں لکھا:
''۱۸۹۰ء [illegible] آپ (مرزا صاحب) پر اس امر کا انکشاف فرمایا [illegible] (۲۲)

[illegible] فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لیے ضروری تھا۔

[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں [illegible] صفحہ ۲۹، ۳۰ پر [illegible] دکھائے جس نے مجھے [illegible] مسیح موعود کر کے بھیجا [illegible] آسمان میں نہ زمین میں''۔ (۲۳)

حقیقۃ الوحی میں ہے [illegible] مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے''۔ (۲۴)

مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے ''خلیفہ'' مرزا بشیر الدین محمود احمد نے قرار دیا: ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت کا مصلح مسیح موعود اور مہدی مسعود کے سوا اور کوئی نہیں اور یہ کہ چونکہ مسیح موعود ہونے کے مدعی صرف بانی سلسلہ احمدیہ ہیں اس لیے ان کے دعویٰ کو رد کرنا گویا خدا تعالیٰ کی سنت کا ابطال اور رسول کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے قول کی ہتک ہے''۔ (۲۵)

[illegible]

[illegible] احمدیہ [illegible] ۱۹۶۶ء [illegible]

[illegible] (۲۶)

مثیل مسیح

[illegible] ہے پھر ان کے ذریعہ سے مثیل مسیح ہونا کیوں ثابت نہ ہو سکے''۔ (۲۸)

مسیح سے بڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی [illegible] توہین

''شہادۃ القرآن'' میں مرزا صاحب نے یہ بھی کہا: ''ہمارے کم توجہ علماء کی یہ غلطی ہے کہ [illegible] (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی نسبت [illegible] کہ گویا وہ بھی خالق العالمین کی طرح [illegible] (۲۹)

[illegible]

جس کا نام خدا رکھا گیا' خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے [illegible] مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ (۳۰)

اسی کتاب میں یہ شعر بھی ہے جو بعد میں "درثمین" میں بھی چھپا

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے (۳۱)

۲۵ مئی ۱۹۰۸ء [illegible] (۳۲)

مریم بھی، عیسیٰ بھی

[illegible] کشتی نوح میں مرزا صاحب لکھتے ہیں' اس (خدا) نے "براہین احمدیہ" کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا' پھر جیسا کہ "براہین احمدیہ" سے ظاہر ہے' دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ "براہین احمدیہ" کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے' مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں' بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر میں "براہین احمدیہ" کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے' مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ (۳۳)

براہین احمدیہ حصہ پنجم میں [illegible] اپنی مریمیت اور مسیحیت کو مزید تفصیل سے بیان کیا ہے۔ (۳۴)

مامور اور مبشر

برکات الدعا میں مرزا صاحب نے سر سید احمد خاں سے [illegible] میں بات کرتے ہوئے [illegible]

ہوں' یا [illegible] میں مامور ہوں اور مبشر ہوں' (۳۵)

سچا مامور من اللہ

مرزا صاحب نے ۲ مارچ ۱۹۰۵ء کو [illegible] (۳۶)

[illegible] ۱۹۰۲ء [illegible] "ملفوظات" میں الحکم اور بدر کے حوالے سے [illegible] (۳۷)

[illegible] سابقہ نبی

[illegible] خدا تعالیٰ [illegible] کس قدر انبیاء علیہم السلام کے نام تھے وہ سب میرے نام رکھ دیئے ہیں چنانچہ براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام آدم [illegible] براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام نوح بھی رکھا ہے [illegible] میرا نام ابراہیم بھی رکھا گیا ہے' میرا نام یوسف بھی رکھا گیا ہے [illegible] اور ہندوؤں میں جو ایک نبی گزرا ہے جس کا نام کرشن تھا' وہ بھی اس میں داخل ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا۔" (۳۸)

مرزا صاحب کی طویل نظم کا ایک شعر ہے

میں کبھی آدم' کبھی موسیٰ' کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں' نسلیں ہیں میری بے شمار (۳۹)

مہدی موعود

دوست محمد شاہد نے "سیرت المہدی" (حصہ سوم ص ۱۶۹' ۱۷۰) کے حوالے سے لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء [illegible]

[illegible] مہدی [illegible] ایک شخص [illegible] مہدی [illegible] (۴۰)

[illegible] مہدی موعود تھی ہے

[illegible] شخص [illegible] ۱۹۰۲ء میں [illegible] فرمایا ''مرزا صاحب کی ایک تحریر (روحانی [illegible] (۴۱)

مہدی مسعود

[illegible] کے ساتھ مہدی مسعود بھی لکھا ''حضرت [illegible] مسیح موعود و مہدی موعود و مہدی مسعود علیہ السلام (؟) نے جون ۱۸۹۳ء میں [illegible] (۴۲)

[illegible] محمود احمد نے بھی لکھا ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت سے ثابت ہے کہ اس وقت کا مسیح موعود اور مہدی مسعود کے سوا اور کوئی نہیں''۔ (۴۳)

احمد مسیح مہدی

''ریویو آف ریلیجنز'' میں عبداللطیف [illegible] نے اپنے مضمون [illegible] مہدی [illegible] (۴۴)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز مہدی موعود

[illegible] آخری زمانہ میں چودھویں [illegible] حضرت [illegible] کا بروز مہدی [illegible] (۴۵)

خود مرزا صاحب [illegible] ۱۹۰۲ء [illegible] مہدی [illegible] تعارض ہے لیکن ہمارا دعویٰ اس مہدی کا ہے جس کی نسبت کوئی شک نہیں''۔ (۴۶)

مجدد وقت

[illegible] نے مرزا صاحب کی زندگی پر کتاب لکھی۔ اس میں ہے کہ ۱۸۸۵ [illegible] مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ پر مشتمل ایک اشتہار انگریزی اور اردو [illegible] (۴۷)

مجدد، مہدی بھی، مجدد [illegible] آخر بھی، امام آخر زمان بھی

مرزا صاحب نے [illegible] ۱۹۰۲ء میں ''مجدد وقت [illegible] کے بعد کوئی امام نہیں ورنہ کوئی مسیح [illegible] تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود [illegible] آخر بھی''۔ (۴۸)

''ریویو آف ریلیجنز'' میں [illegible] ''حضرت مسیح موعود مجدد الف آخر کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے مہدی کا سرٹیفکیٹ [illegible] (۴۹)

محدث

مرزا صاحب نے سوچا [illegible] محدث کی تعریف میں لکھا ''محدث وہ لوگ ہیں جو شرف مکالمہ الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں [illegible]

[illegible] درست [illegible] ہے [illegible] صدی [illegible] ہے [illegible] صدی میں [illegible] ہے خدا [illegible] (٥١)

[illegible] کرشن

[illegible] بھی [illegible] ۱۹۰۳ء [illegible] (٥٢)

جس طرح [illegible] دعویٰ [illegible] میں [illegible]

”میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں“

[illegible] ہے یا نہیں، البتہ کرشن تو وہ تھے۔ سیالکوٹ کے لیکچر میں انھوں نے کہا، ”واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ [illegible] پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ [illegible] اس جگہ ایک اور راز درمیان میں ہے کہ جو صفت کرشن کی طرف منسوب کیے گئے ہیں (یعنی پاپ کا نشٹ کرنے والا اور غریبوں کی دلجوئی کرنے والا اور ان کو پالنے والا) یہی صفات مسیح موعود کے ہیں۔ پس گویا روحانیت کی رو سے کرشن اور مسیح موعود ایک ہی ہیں“۔ (٥٢)

”تتمہ حقیقۃ الوحی“ میں کہا: ”ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں“۔ (٥٣)

چودھویں کا چاند

دوست محمد شاہد لکھتے ہیں ”قرآنی آیت لقد نصرکم اللّٰہ ببدر اور احادیث نبویہ [illegible] میں [illegible] کی [illegible] حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام [illegible] کے سوا کوئی نہیں“ (٥٤)

حواشی و حوالہ جات

(۱) [illegible] (مطبع [illegible] ربوہ) [illegible] ص ۲

(۲) دوست محمد شاہد۔ چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت۔ احمد اکیڈمی ربوہ۔ [illegible] ۱۹۸۰ء، ص ۱۳

(۳) [illegible] ص ۱۳

(۴) مرزا غلام احمد قادیانی [illegible] کشتی نوح۔ [illegible] احمدیہ ربوہ۔ ص ۲۳ [illegible] (سرورق پر پہلے ایڈیشن کے سرورق کا عکس ہے: ۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو مطبع ضیاء الاسلام قادیان سے چھپا)

(۵) مرزا غلام احمد قادیانی۔ ملفوظات [illegible] جلد سوم۔ [illegible] اشاعت ربوہ۔ [illegible] (مرتب کا نام بھی درج نہیں ہے)

(۶) ”حضرت مسیح موعود“ ملفوظات۔ جلد ششم۔ الشرکت الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔ ص ۲۲ (اس میں یکم جون ۱۹۰۳ء سے آخر اپریل ۱۹۰۴ء تک کے ملفوظات ہیں۔ پیش لفظ جلد اول ایڈیشن [illegible] ۱۹۶۳ء کو لکھا اور کہا کہ ”اس جلد کی ترتیب و تدوین [illegible] کی ہدایات کے مطابق مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] کی مساعی کی رہین منت ہے“ (ص ۳)

(۷) مرزا غلام احمد قادیانی۔ [illegible] احمدیہ حصہ پنجم [illegible] اشاعت [illegible] ص ۱۸۷

(۸) [illegible] ختم نبوت [illegible] جماعت احمدیہ کا مسلک۔ [illegible] ص ۷

(۹) الفضل (روزنامہ) قادیان۔ ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء (جلد ۱۴۔ نمبر ۸۵)

(۱۰) ریویو آف ریلیجنز (ماہنامہ) قادیان۔ ۵ مئی ۱۹۴۳ء، ص ۳۳

(۱۱) مرزا غلام احمد۔ [illegible] شائع قادیان ۲۹ جون ۱۹۲۲ء، ص ۸۷

(۱۲) مرزا غلام احمد قادیانی۔ آئینہ کمالات اسلام حصہ اُردو۔ جس کا دوسرا نام "دافع [illegible] ۱۹۹۳ء میں [illegible] ص ۲۲۵

(۱۳) الفضل قادیان۔ ۲۶ جنوری ۱۹۴۶ء

(۱۴) الفضل قادیان ۱۰ مارچ ۱۹۴۶ء (جلد ۳۴۔ شمارہ ۶۲)

(۱۵) میرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر سیالکوٹ [illegible] ربوہ کا چھپا ہوا [illegible] ص ۹

(۱۶) [illegible] ۱۹۵۲ء، ص ۲۵

(۱۷) [illegible] قادیانی [illegible] ۳۰۸ [illegible] شاعت اسلام لاہور درج ہے۔ س ن۔ ص ۲۵۶)

(۱۸) ملفوظات۔ جلد سوم۔ ص ۵۶۰

(۱۹) تریاق القلوب۔ ص ۶۷ (میرے پاس جو نسخہ ہے اس کے آغاز میں نہ مرزا صاحب کا نام ہے نہ ناشر کا۔ نہ سن اشاعت درج ہے البتہ آخر میں مرزا غلام احمد از قادیان کے ساتھ ۲۸ نومبر ۱۹۰۰ء کی تاریخ مرقوم ہے [illegible] قادیان لکھا ہے)

(۲۰) براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ ص ۳۹

(۲۰ الف) مرزا صاحب [illegible] معیار [illegible] قادیان [illegible] ۱۹۰۲ء، ص ۲۰

(۲۱) ریویو آف ریلیجنز قادیان [illegible] ۱۹۴۳ء، ص ۵

(۲۲) خیبر نقادر [illegible] ۱۹۷۰ء، ص ۹۸

(۲۳) [illegible] ص ۲۹، ۲۴، ۳۰

(۲۴) حقیقۃ الوحی۔ ص ۴۹

(۲۵) بشیر الدین محمود احمد میرزا (مؤلف)۔ دعوۃ الامیر۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔ تاریخ طبع س ن۔ ص ۹۹

(۲۶) [illegible] ۱۹۶۶ء، ص [illegible]

(۲۷) [illegible]

(۲۸) [illegible] ۱۹۶۹ء [illegible]

(۲۹) [illegible]

(۳۰) [illegible] س ن۔ ص ۱۷)

(۳۱) دافع البلاء۔ ص ۳۰ (ربوہ سے چھپی ہوئی۔ ص ۲۳) میرزا غلام احمد۔ روحانی خزائن [illegible] س ن۔ ص ۴۹

(۳۲) دوست محمد شاہد (مرتب)۔ تحریک احمدیت۔ جلد سوم۔ ۱۸۹۸ء سے خلافت ثانیہ [illegible] ۱۹۶۲ء [illegible] ص ۵۳۶

(۳۳) کشتی نوح۔ ص ۶۸، ۶۹/ حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۳۷۔ ۳۳۸ (حاشیہ)

(۳۴) براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ ص ۵۳، ۵۴

(۳۵) مرزا غلام احمد قادیانی [illegible] ۱۹۲۸ء۔ ص ۳۳ (پہلی بار ۱۳۱۰ھ میں مطبع ریاض ہند قادیان سے شائع ہوئی۔ ص ۲۶)

(۳۶) سلام معروف لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۵۹، ۶۰

(۳۷) ملفوظات۔ جلد [illegible]۔ ص ۵۳۰ تا ۵۳۵

(۳۸) براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ ص ۵۳ تا ۵۶

(۳۹) ایضاً۔ ص ۶۳/ روحانی خزائن اُردو۔ ص ۹۵

(۴۰) تحریک احمدیت جلد سوم ص ۲۰۲ ۲۰۳

(۴۱) جلال الدین شمس۔ صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ۔ مئی ۱۹۸۳ء، ص ۳۲۳

(۴۲) دوست محمد شاہد ... تاریخ احمدیت ... ربوہ ... ص ۲۳

(۴۳) ... بخدمت عالی ... امیر امان اللہ خاں ... مستقلہ ... افغانستان و ممالک محروسہ۔ شرکت الاسلامیہ لمیٹڈ ... تحفہ ... مسیح موعود و مہدی مسعود کے ذریعے" کہا۔ ص ج)

(۴۴) ریویو آف ریلیجنز قادیان۔ ۵ نومبر ۱۹۳۰ء۔ ص ۵

(۴۵) ... ۵ ... ۱۹۳ ... ص ۱۰

(۴۶) ... ت۔ جلد ششم۔ ص ۳۲۳

(۴۷) حیاتِ طیبہ۔ ص ۷۸

(۴۸) اسلام المعروف بہ لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۱۹/ چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت۔ ص ۴۵، ۴۶

(۴۹) ریویو آف ریلیجنز۔ ۵ دسمبر ۱۹۳۱ء۔ ص ۳۶

(۵۰) برکات الدعاء۔ ص ۲۵ (طبع اول کا ص ۱۸)

(۵۱) ملفوظات۔ جلد سوم۔ ص ۱۴۲

(۵۲) اسلام المعروف بہ لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۴۱

(۵۳) تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۸۵

(۵۴) چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت۔ ص ۴۷

☆ ☆ ☆

"الہاماتِ" مرزا کی ایک خصوصیت

اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام انبیاء و رُسُل (علیہم السلام) کو وحی کے ذریعے مختلف معاملات میں رہنمائی دی گئی، علوم و معارف سکھائے گئے، لیکن جب حضور خاتم النبیین ﷺ پر اس نے یہ سلسلہ ختم کر دیا اور ابلیس لعین نے کچھ لعنتیوں کو "نبی" بننے کی راہ دکھائی تو "تجدیدِ الہام" کی صورتوں کی رونمائی ہوئی۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضور حبیبِ کبریا ﷺ تک پر ہونے والے الہامات کی وہ بازاروت اور ذلیل صورت نہ تھی جو مثلاً مرزا غلام احمد قادیانی کے بیشتر الہامات نے اختیار کی۔ اگرچہ دعووں کی حد تک اس نے کہا کہ:

"مسیح موعود (؟) کو خدا نے آدم کے رنگ پر پیدا کیا" ---[۱]

پھر کہا کہ

"خداتعالیٰ نے میرا نام آدم رکھا"---[۲]

"اوراس عاجز کوخداتعالیٰ نے آدم مقرر کر کے بھیجا"---[۳]

۸رفروری ۱۹۰۴ءکومرزا نے کہا

"خداتعالیٰ نے میرا نام بھی نوح رکھا ہے اور وہی الہام جو کشتی کا نوح کو ہوا تھا'

یہاں بھی ہوا ہے"---[۴]

پھر اپنے ابراہیم[۵]، یوسف[۶]، سلیمان[۷] ہونے کا اعلان بھی کیا، نیز اپنے آپ کو "احمد مسیح"[۸]، مسیح موعود[۹]، مسیحِ زمان[۱۰]، مثیلِ مسیح[۱۱]، مسیح سے بڑھ کر[۱۲]، مریم بھی، عیسیٰ بھی[۱۳] قرار دیا۔ "مورخِ احمدیت" دوست محمد شاہد نے انہیں "آں حضرت ﷺ کا محبوب ترین فرزندِ جلیل" قرار دیا[۱۴] مرزا نے اپنے آپ کو حضور آقائے دو عالم ﷺ کا بروز و ظل کہا[۱۵] روزنامہ "الفضل" میں انہیں "عینِ محمد" گردانا گیا۔[۱۶]

مرزا صاحب نے یہ دعویٰ بھی کیا

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں، نسلیں ہیں میری بے شمار [۱۷]

اس ساری صورتِ حال کا استعجاب انگیز پہلو یہ ہے کہ خالق و مالکِ حقیقی جل شانہ کے بھیجے ہوئے کسی نبی، کسی رسول کے الہامات کا رُخ ارسالِ مال و دولت اور حصولِ زر و ثروت کی طرف نہ تھا، لیکن مرزا صاحب کے بہت سے الہامات اس نشاندہی کے حامل نظر آتے ہیں کہ آج مرزا کو اتنے روپے ملیں گے اور کل اتنی یافت ہوگی۔ دراصل جنہیں ربِّ کریم ﷻ بھیجتا ہے، انہیں دنیا کی طمع و حرص ہوتا ہی نہیں۔ البتہ شیطانِ رجیم تو ہاتھ ہی اسی کی پشت پر رکھتا ہے جو دنیا کمانا چاہتا ہو اور وہ اسے اس راستے کا مستقل راہی بنا دیتا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کو وحی بھی تو روح الامین علیہ السلام کی وساطت سے آتی تھی، جبکہ جبریلِ امین علیہ السلام کے بجائے "ٹیچی" کی خدمات حاصل کی جاتی ہوں وہاں تو گھپلا ہوگا ہی۔

"حقیقۃ الوحی" میں مرزا صاحب نے انکشاف کیا

"۵مارچ ۱۹۰۵ءکو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا،

میرے سامنے آیا اوراس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا، نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا، آخر کچھ تو نام ہوگا اس نے کہا میرا نام ہے "ٹیچی"---[۱۸]

آنکھ کھلنے کے بعد کی کیفیت کے بیان میں مرزا صاحب لکھتے ہیں

"بعد اس کے خداتعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعے سے اور کیا براہ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا حساب و گمان نہ تھا اور کئی ہزار روپیہ آگیا"---[۱۹]

"حقیقۃ الوحی" ہی میں اس سے اگلے صفحے پر ہے۔

"بہت اللہ تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں، ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے'---[۲۰]

مرزا صاحب کے "ملفوظات" میں ہے، کہا،

"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں، جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی، ایسی ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے'---[۲۱]

ہمارے آقا حضور، کائنات کے محسنِ اعظم، نورِ مجسّم رحمتِ عالم ﷺ نے بادشاہوں کو جو خطوط ارسال فرمائے، ان کے متون موجود ہیں، ان میں انہیں حقانیت کو تسلیم کرنے اور اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی گئی۔ لیکن انگریز کے خود کاشتہ پودے، جعلی نبی غلام احمد قادیانی نے "امراء و رئیسان و منعمان ذی مقدرت و والیان ارباب حکومت و منزلت" کو جو خط بھیجا اس کا متن ان کی کتاب "برکات الدعا" میں موجود ہے۔ اس میں ہے:

"میں تمام امراء کی خدمت میں بطور عام اعلان کے لکھتا ہوں کہ اگر ان کو بغیر آزمائش ایسی مدد میں تامل ہو تو وہ اپنے بعض مقاصد اور مہمات اور مشکلات کو اس غرض سے میری طرف لکھ بھیجیں تاکہ میں ان مقاصد کے پورا ہونے کے لیے دعا کروں۔

مگر اس بات کو تصریح سے لکھ بھیجیں کہ وہ مطلب کے پورا ہونے کے وقت کہاں تک ہمیں اسلام کی راہ میں مالی مدد دیں گے۔ ...... اگر یہ خط کسی صاحب کی طرف سے مجھ کو پہنچا تو میں ان کے لیے دعا کروں گا''---

(حاشیہ میں ہے

''چاہیے کہ وہ خط نہایت احتیاط سے بذریعہ رجسٹری سربمہر آوے اور اس راز کو قبل از وقت فاش نہ کیا جاوے اور کسی جگہ بھی پوری احتیاط کے ساتھ وہ مخفی رکھا جائے گا اور اگر بجائے خط کوئی معتبر کسی امیر کا آوے تو یہ امر بھی زیادہ موثر ہوگا'')---[۴۲]

ادھر انگریزی حکومت کے والیان اور امراء و منصب ذی مقدرت سے طلب زر کی درخواست کی جا رہی ہے، اور ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے کہ انہیں جس قسم کی حاجت ہو، انہیں جو بھی مشکلات، مہمات در پیش ہوں، ان کے جیسے بھی مقاصد ہوں، اگر وہ مالی مدد کا وعدہ کریں تو ''نبی صاحب'' ان کے لیے دعا کریں گے۔ دوسری طرف ٹیچی ٹیچی سے الہام منگانے اور ''ذی ٹیچی'' پہنچانے میں تیز رو ہے کہ روپیہ ''نبی صاحب'' کو کہاں کہاں سے ملے گا۔ لکھتے ہیں

''ایسا اتفاق دو ہزار مرتبہ سے بھی زیادہ گزرا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری حاجت کے وقت مجھے اپنے الہام یا کشف سے یہ خبر دی کہ عنقریب کچھ روپیہ آنے والا ہے اور بعض وقت آنے والے روپیہ کی تعداد سے بھی خبر دے دی اور بعض وقت یہ خبر دی کہ اس قدر روپیہ فلاں تاریخ میں اور فلاں شخص کے بھیجنے سے آنے والا ہے اور اس بات کے گواہ بھی بعض قادیان کے ہندو اور کئی سو مسلمان ہوں گے''---[۴۳]

مرزا کے اسی نسل کے چند اور ''الہامات'' نقل کیے جاتے ہیں، لیکن ان کی ایک خاص بات یہ ہے کہ مرزا نے بیشتر الہامات کی اطلاع دو ہندوؤں، لالہ شرمپت کھتری اور لالہ ملاوامل کھتری کو دی تھی اور وہی اس کے گواہ رہے۔ سنیے!

''ایک دفعہ مجھے یہ الہام ہوا ''عبداللہ خاں، ڈیرہ اسماعیل خاں'' چنانچہ چند ہندو جو اتفاقاً اس وقت میرے پاس موجود تھے، جن میں ایک لالہ شرمپت کھتری اور ایک لالہ ملاوامل کھتری بھی ہے، ان کو یہ الہام سنا دیا گیا اور بعض مسلمانوں کو بھی سنا دیا گیا اور صاف طور پر کہہ دیا گیا کہ اس الہام کا یہ مطلب ہے کہ آج عبداللہ خاں نام

ایک شخص کا، ہمارے نام کچھ روپیہ آئے گا اور خط بھی آئے گا۔ چنانچہ ان میں سے ایک ہندو بشن داس نام اس بات کے لیے مستعد ہوا کہ میں اس الہام کو بدیانت خود آزماؤں۔ اور اتفاقاً ان دنوں میں سب پوسٹ ماسٹر قادیان کا بھی ہندو تھا۔ سو وہ ہندو ڈاکخانہ میں گیا اور آپ ہی سب پوسٹ ماسٹر سے دریافت کر کے یہ خبر لایا کہ عبداللہ خاں نام ایک شخص کا اس ڈاک میں خط آیا ہے اور کچھ روپیہ آیا ہے''---[۴۴]

''ایک دفعہ ایک شخص بہاء الدین نام مدار المہام ریاست جوناگڑھ نے پچاس روپیہ میرے نام بھیجے اور قبل اس کے کہ اس کے روپیہ کی روانگی سے مجھے اطلاع ہو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے مجھے اطلاع دی کہ پچاس روپیہ آنے والے ہیں۔ میں نے اس غیب محض سے بہت سے لوگوں کو قبل از وقت بتلا دیا کہ عنقریب یہ روپیہ آنے والا ہے اور قادیان کے شرمپت نام ایک آریہ کو بھی اس سے خبر کر دی''---[۴۵]

''ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی، جس کا ہمارے اس جگہ کے آریہ لالہ شرمپت و ملاوامل کو بخوبی علم تھا دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نشان کے طور پر مالی مدد سے اطلاع بخشے، تب الہام ہوا'

''دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں۔ الا ان نصر اللہ قریب فی شایل مقیاس (Then will you go to Amritsar)، یعنی دس دن کے بعد روپیہ آئے گا، خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب بچہ جننے کے لیے اونٹنی دم اٹھاتی ہے، تب اس کا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے، ایسا ہی مدد الٰہی بھی قریب ہے۔ دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرتسر بھی جاؤ گے گیارہویں روز محمد افضل خان صاحب نے راولپنڈی سے ایک سو دس روپے بھیجے۔ بیس روپے ایک اور جگہ سے آئے اور پھر برابر روپیہ آنے کا سلسلہ ایسا جاری رہا، جس کی امید نہ تھی۔ اور جس دن محمد افضل خاں صاحب وغیرہ کا روپیہ آیا، امرتسر بھی جانا پڑا اس نشان کے آریہ مذکورین گواہ ہیں، جو حلفاً بیان کر سکتے ہیں اور کئی اور مسلمان بھی گواہ ہیں''---[۴۶]

''ایک دفعہ فجر کے وقت الہام ہوا کہ آج حاجی ارباب محمد لشکر خاں کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے۔ بدستور لالہ شرمپت و ملاوامل کھتریان ساکنان قادیان کو مطلع کیا گیا اور

قرار پایا کہ انھی میں سے کوئی ڈاک کے وقت ڈاکخانہ میں جاوے، چناں چہ ان میں سے ایک آریہ ملاوامل نامی ڈاکخانہ میں گیا اور خبر دی کہ ہوتی مردان سے دس روپیہ آئے ہیں"---[۲۷]

"ایک دفعہ اپریل ۱۸۸۳ء میں صبح کے وقت بیداری میں جہلم سے روپیہ روانہ ہونے کی اطلاع دی گئی ... ابھی پانچ روز نہیں گزرے تھے کہ ۴۵ روپیہ کا منی آرڈر جہلم سے آ گیا"---

اس کے بارے میں مزید لکھا کہ:

"ان دنوں ایک ہندو اہل پیش گوئی کے لکھنے کے لیے بطور روزنامہ نویس نوکر رکھا ہوا تھا، اس سے یہ پیش گوئی لکھوا بھی لی گئی تھی"---[۲۸]

"ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ حیدر آباد سے نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ ہے۔ یہ خواب بدستور لکھا گیا اور مذکورہ الصدر آریوں کو اطلاع دی گئی۔ پھر تھوڑے دن بعد حیدر آباد سے خط آیا اور سو روپیہ نواب موصوف نے بھیجا، فالحمد للہ علی ذالک۔ اس نشان کے گواہ وہی آریہ ہیں اور حلفاً بیان کر سکتے ہیں"---[۲۹]

"ایک دفعہ کشفی طور پر ...... روپے مجھے دکھائے گئے۔ پھر اردو میں الہام ہوا کہ ماجھے خاں کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں۔ اور جب یہ الہام در کشف ہوا تو میں نے حامد علی اور ایک اور شخص کو ... نام کو جو امرتسر کے علاقہ کا رہنے والا تھا، اطلاع دی ...... جب ڈاک کا وقت ہوا تو ایک کارڈ آیا جس میں یہ روپیہ بھیجنا ہوا تھا اور یہ تفصیل درج تھی کہ چالیس روپے ماجھے خاں کے بیٹے کی طرف سے ہیں اور باقی چار یا چودہ روپے شمس الدین پٹواری کی طرف سے بطور امداد ہیں۔ اور ساتھ اس کے روپیہ بھی آ گیا"---[۳۰]

"ایک دفعہ اتفاقاً مجھے پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی ...... جب میں دعا کر چکا، تب فی الفور دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں ...... چناں چہ ڈاکخانہ سے بذریعہ ایک خط کے اطلاع ہوئی کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کیے ہیں ... اس نشان کا گواہ

شیخ حامد علی ہے، جو دریافت کے وقت حلفاً بیان کر سکتا ہے"---[۳۱]

"مکتوبات احمدیہ" میں سیٹھ عبدالرحمن کے نام اس سلسلے کے کئی خط ہیں، مثلاً

"کل کی ڈاک میں بذریعہ تار مبلغ پانچ سو روپے مرسلہ آں مکرم مجھ کو پہنچ گیا"---

"کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آں محب مجھ کو پہنچا"---

"پہلے خط کے روانہ کرنے کے بعد آج مبلغ سو روپیہ مرسلہ آں مکرم بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا"---

"آپ کا عنایت نامہ مع مبلغ ایک سو روپیہ آج مجھ کو ملا"---[۳۲]

مرزا صاحب نے ۳ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو اسی سیٹھ کو ایک خط میں لکھا

"چند ہفتے ہوئے ہیں، مجھے الہام ہوا تھا ... اس میں تفہیم یہ ہوئی تھی کہ کوئی شخص کسی مطلب کے حصول پر بہت سا حصہ اپنے مال میں سے بطور نذرانہ بھجوانے کا ... طبیعت نے یہی چاہا کہ اس کے مصداق آپ ہی ہوں اور خدا تعالیٰ ایسا کرے۔ کیا اللہ جل شانہ کے نزدیک ایک دو لاکھ روپیہ کچھ بڑی بات ہے"---[۳۳]

پتا نہیں چلتا کہ سیٹھ صاحب، مرزا صاحب کو ایک سو پانچ سو پر ہی ٹرخاتے رہے یا "الہام" کے زیر اثر لاکھ دو لاکھ بھی پیش کر سکے۔ مگر اس سے "الہامات" کا رُخ ضرور متعین ہوتا ہے۔

"ازالہ اوہام" میں مرزا صاحب نے ان مخیرین کے نام بھی لکھے ہیں اور تعریفی کلمات بھی کہے ہیں جنہوں نے ان کی زیادہ مالی مدد کی۔ ان میں سے حکیم نور دین بھیروی، حکیم فضل دین بھیروی، عبدالکریم سیالکوٹی، غلام قادر فصیح، حامد شاہ سیالکوٹی، محمد احسن امروہی، عبدالغنی معروف، مولوی غلام نبی خوشابی، نواب محمد خاں رئیس مالیر کوٹلہ، میر عباس علی لودھیانوی، منشی احمد جان، قاضی خواجہ علی، مرزا محمد یوسف بیگ سامانوی، عبداللہ سنوری، حکیم غلام احمد، فضل شاہ لاہوری، منشی محمد اروڑا، میاں محمد خاں، منشی ظفر احمد، عبدالہادی، منشی ظفر احمد، محمد یوسف سنوری، منشی حشمت اللہ، سراج الحق، میر ناصر نواب، منشی رستم علی، شیخ رحمت اللہ، میاں عبدالحکیم، بابو کرم الٰہی، عبداللہ در جہاں پوری، محمد بن احمد مکی، محمد عسکری خاں، غلام حسن پشاوری، شیخ حامد علی، شیخ شہاب الدین موحد، میراں بخش، حافظ نور احمد، محمد مبارک علی، محمد تفضل حسین کے نام اہم ہیں اور ساتھ میں ان کی خصوصیات بھی تحریر کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ ۳۶، ۲۹ مزید نام دیے گئے ہیں، لیکن ان میں سیٹھ عبدالرحمن کا نام

۵ تریاق القلوب، صفحہ ۶۷ (میرے پاس ایک ایسا نسخہ ہے، جس پر نہ مرزا صاحب کا نام ہے، نہ ناشر کا نہ سنہ اشاعت ہے) ایک دوسرے نسخے پر ضیاء الاسلام پریس قادیان لکھا ہے، سنہ اشاعت نہیں، البتہ آخر میں ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۰ء درج ہے۔

۶ مرزا غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ، حصہ پنجم، احمدیہ انجمن اشاعت اسلام، لاہور، س ن، صفحہ ۴۹

۷ مرزا غلام احمد قادیانی دافع البلاء و معیار اهل الاصطفاء، ضیاء الاسلام قادیان، اپریل ۱۹۰۲ء، صفحہ ۲۰

۸ ریویو آف ریلیجنز، قادیان، نومبر ۱۹۳۶ء، صفحہ ۵

۹ عبدالقادر (سابق سوداگرمل) حیات طیبہ، مسجد احمدیہ، بیرون دہلی دروازہ لاہور، ایڈیشن دوم، مارچ ۱۹۶۰ء، صفحہ ۹۸

۱۰ شیخ روشن دین تنویر کی نظم، مطبوعہ روزنامہ "الفضل" ربوہ کا ایک شعر ہے

بجلی ہے جو رگ رگ میں تو طوفان لہو میں
ہم لوگ غلامان مسیحائے زماں ہیں

الفضل (۲۳ جنوری ۹۶ء) میں مطبوعہ مصلح الدین احمد راجیکی کی نظم کا شعر ہے۔

وہ مہدی دوراں تمنائے ملت
مسیح زماں احمد قادیانی

[سووینئر ۲، مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ۱۹۴۲ء، صفحہ ۶۴،۳۶]

مرزا غلام احمد قادیانی، آئینہ کمالات اسلام، حصہ اردو، اس کا دوسرا نام "دافع الوساوس" بھی ہے۔ پہلی بار فروری ۱۸۹۳ء میں قادیان سے مطبع ریاض ہند سے چھپی (راقم الحروف کے پاس جو ایڈیشن ہے، یہ ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا) صفحہ ۸۔ مرزا غلام احمد قادیانی، شهادة القرآن، نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ، ۱۹۶۸ء (کتاب کا پہلا ایڈیشن "شهادة القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان" کے پورے نام سے پنجاب پریس سیالکوٹ سے چھپا تھا) صفحہ ۱۲

۳ دافع البلاء و معیار اهل الاصطفاء، صفحہ ۱۷

۳ حقيقة الوحی، صفحہ ۳۳۷، براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ ۵۳، کشتی نوح (از مرزا غلام احمد قادیانی سلطان القلم) نظارت اصلاح و ارشاد و صدر انجمن احمدیہ ربوہ، صفحہ ۲۸، س ن (اندرونی سرورق پر پہلے ایڈیشن کا عکس ہے، جو ۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو مطبع ضیاء الاسلام قادیان سے چھپا)

نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا حوالہ کھود۔ الہام سیٹھ مذکور کو متاثر نہیں کر سکا۔

آخر میں صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی نے جو واقعہ بیان کیا، اسے بھی پڑھ لینا چاہیے، اگرچہ اس کا تعلق "الہام" سے نہیں بتایا گیا، لیکن مترشح ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو ایک مستقل "الہام" یہ پہنچ چکا تھا کہ پیسہ کہیں سے آیا، کسی طرح کمایا گیا ہو، چھوڑنا نہیں۔ "سیرۃ مہدی" میں بشیر احمد قادیانی صاحبزادہ لکھتا ہے

"بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ جالندھر کے ایک شخص نے حضرت (مرزا صاحب) سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی تھی، اس نے اس حالت میں بہت روپیہ کمایا، پھر وہ مرگئی۔ مجھے اس کا ترکہ ملا۔ مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی۔ اب میں اس مال کو کیا کروں؟ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہو سکتا ہے"---[۳۴]

"سیرۃ المهدی" کے اس اقتباس کو نقل کر کے پروفیسر محمد الیاس برنی نے لکھا
"اور اسلام کی خدمت خود مرزا صاحب کے سپرد تھی، ان سے زیادہ اس مال کا مستحق اور کون ہو سکتا تھا"---[۳۵]

حواشی و تعلیقات

میرزا غلام احمد قادیانی، لیکچر سیالکوٹ، ناشر نائب محافظ دفتر ضلع سیالکوٹ (راقم السطور کی ذاتی لائبریری میں الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کا چھپا ہوا نسخہ ہے) س ن، صفحہ ۹،۰

۲ مرزا غلام احمد قادیانی، حقيقة الوحی، احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور، ۱۹۵۲ء، صفحہ ۲۵۷

۳ میرزا غلام احمد قادیانی، ازالہ اوہام، حصہ اول (راقم کے ذخیرۂ کتب میں جو نسخہ ہے، اس کے اندرونی سرورق کے طور پر "نقل ٹائٹل بار اول، ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ" اور "باہتمام و سعی شیخ نور احمد مالک مطبع ریاض ہند، مطبوعہ گردید" لکھا ہے۔ گتے پر البتہ "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور" درج ہے) س ن، صفحہ ۲۵۶

۴ مرزا غلام احمد قادیانی، ملفوظات، جلد سوم نظارت اشاعت ربوہ، س ن، صفحہ ۵۲۰ (مرتب کا نام درج نہیں ہے)

۱۴ دوست محمد شاہد، چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت، احمد اکیڈمی، ربوہ، مارچ ۱۹۸۱ء، صفحہ ۱۳

۱۵ کشتی نوح، صفحہ ۲۳۔ ملفوظات، جلد سوم، نظارت اشاعت ربوہ س ن (مرتب کا نام درج نہیں)
ملفوظات، جلد ششم، الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ، صفحہ ۲۲ (اس میں یکم جون ۱۹۰۳ء سے
آخر اپریل ۱۹۰۴ء تک کے ملفوظات ہیں۔ پیش لفظ جلال الدین شمس نے ۸ نومبر ۱۹۶۳ء کو لکھا
اور کہا کہ اس جلد کی ترتیب و تدوین میری صوابدید کے مطابق مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب
دیال گڑھی کی مساعی کی رہین منت ہے صفحہ ۳) براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ ۱۷۸
روزنامہ ''الفضل'' قادیان، ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء، جلد ۱۴، نمبر ۸۵ آیت خاتم النبیین اور
جماعت احمدیہ کا مسلک، مجلس انصار اللہ مرکزیہ، ربوہ، س ن صفحہ ۷

۱۶ الفضل قادیان، ۲۶ جنوری ۱۹۱۶ء، الفضل قادیان، ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء (جلد ۲۳، شمارہ ۲۲۵)
الفضل، ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء میں لکھا گیا۔

مسیح موعود محمد است و عین محمد است

الفضل (۲۸ مئی ۱۹۲۸ء) میں ''مظہر حقیقت'' کے نام پر کہا گیا

حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا

منشی حبیب الرحمٰن قادیانی نے لکھا

''کیا محمد اور محمد ﷺ میں کچھ فرق ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے پیدا کیا،
جس نے محمد اور احمد میں فرق جانا، اس نے ہرگز حضور (؟) میرزا غلام احمد قادیانی) کو
نہیں پہچانا''---[الفضل، ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء]

۱۷ (مرزا غلام احمد قادیانی کا منظوم کلام) دُرِّثمین، مکمل، اردو (مرتبہ محمد یامین) باہتمام
رانا محمد یوسف سنز، ربوہ، س ن، صفحہ ۹۵ (طویل نظم ''دلائل صداقت مسیح موعود و تبلیغ عام''،
منقول از براہین احمدیہ، حصہ پنجم، مطبوعہ ۱۹۰۸ء، صفحہ ۱۰۶)

۱۸ حقیقۃ الوحی، صفحہ ۳۳۲

۱۹ ایضاً

۲۰ حقیقۃ الوحی، صفحہ ۳۳۳

۲۱ روحانی خزائن ۲، جلد اوّل، مشتمل بر ملفوظات حضرت مسیح موعود ۱۸۹۱ء تا ۱۸۹۹ء،
ضیاء الاسلام پریس، ربوہ (جلال الدین شمس نے ۲۰ اگست ۱۹۶۰ء کو پیش لفظ لکھا)، صفحہ ۳۲۵

۲۲ مرزا غلام احمد قادیانی، سلطان القلم، برکات الدعا، نظارت اصلاح و ارشاد، صدر انجمن
احمدیہ ربوہ، صفحہ ۳۳، ۳۴ (قاضی محمد نذیر نے پیش لفظ ۱۳ دسمبر ۱۹۶۸ء کو لکھا)

۲۳ مرزا غلام احمد قادیانی، تریاق القلوب، ضیاء الاسلام پریس قادیان (مرزا صاحب نے
اپنی اس تحریر کے آخر میں ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۰ء کی تاریخ لکھی ہے) صفحہ ۶۴، ۶۵

۲۴ مرزا غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ (ملقب بہ البراهين الاحمدیه علی حقیقة کتاب الله
القرآن و النبوة المحمدیة) حصہ سوم، پہلی فصل، مطبع المجدد، لاہور، طبع چہارم ۱۹۱۶ء،
صفحہ ۲۹ (طبع اول مطبوعہ سفیر ہند امرتسر، ۱۸۸۰ء کا صفحہ نمبر ۲۲۲، ۲۲۷) گر چہ طبع چہارم کے صفحہ ۱ پر
غلط طور پر لکھا ہے کہ ۱۸۸۲ء میں قادیان سے پہلی بار چھپی تھی) تریاق القلوب، صفحہ ۹۰

۲۵ تریاق القلوب، صفحہ ۱۲

۲۶ ایضاً، صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴

۲۷ ایضاً، صفحہ ۱۵

۲۸ ایضاً، صفحہ ۱۱۶

۲۹ ایضاً، صفحہ ۱۶

۳۰ ایضاً، صفحہ ۱۳۶

۳۱ ایضاً، صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶

۳۲ مرزا غلام احمد قادیانی، مکتوبات احمدیہ، جلد پنجم، حصہ اوّل، صفحہ ۳، ۵، ۲۱، ۲۲
(۶ مارچ ۱۸۹۵ء، ۲ اکتوبر ۱۸۹۶ء، ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۸ء، ۲۲ نومبر ۱۸۹۸ء کے مرقومہ خطوط)

۳۳ مکتوبات احمدیہ، جلد پنجم، حصہ اوّل، صفحہ ۲۰

۳۴ بشیر احمد قادیانی، سیرۃ المہدی، حصہ اوّل، صفحہ ۳۳۳ (بحوالہ ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' صفحہ ۳۱۵)

۳۵ الیاس برنی، پروفیسر محمد (سابق صدر شعبہ معاشیات، جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن)
قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، اہل حدیث اکیڈمی، لاہور، بہ اجازت مکتبہ کمپنی، لاہور، س ن صفحہ ۳۱۷

❁❁❁❁❁

انگریز کا پشتینی وفادار

مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان [illegible] حکومت کا وفادار [illegible] [illegible] مرزا صاحب [illegible] [illegible] کی [illegible] میں مرزا صاحب [illegible] خود [illegible] کا خاندان [illegible] [illegible] کا [illegible] مرزا صاحب کی تصانیف [illegible] [illegible] [illegible] معلومات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کتب میں [illegible] [illegible] کتاب [illegible] میں [illegible] اور درج شدہ معلومات بھی [illegible]

والد مرزا غلام مرتضیٰ

عبدالقادر (سابق سوداگرمل) نے مرزا صاحب کی زندگی پر جو کتاب لکھی "حیاتِ طیبہ" اس میں "کتاب البریہ" (طبع دوم حاشیہ صفحہ ۳۴ تا ۱۴۶) کے حوالے سے مرزا صاحب کی تحریر درج کی ہے "میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ اس نواح میں مشہور رئیس تھے۔ گورنر جنرل کے دربار میں بزمرہ کرسی نشین رئیسوں کے ہمیشہ بلائے جاتے تھے۔ چنانچہ سر لیپل گریفن صاحب نے بھی اپنی کتاب "تاریخ رئیسانِ پنجاب" میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ غرض وہ حکام کی نظر میں بہت ہردلعزیز تھے۔ اور بسا اوقات ان کی دلجوئی کے لیے حکام وقت ڈپٹی کمشنر، کمشنر ان کے مکان پر ان کی ملاقات کو آتے تھے"۔ ( )

مرزا صاحب کے برعکس عبدالقادر نے [illegible] کی کتاب کا نام "تذکرہ رؤسائے پنجاب" لکھا ہے اس میں ہے: "اس خاندان نے ۱۸۵۷ء کے دوران میں بہت اچھی خدمات کیں۔ غلام مرتضیٰ نے بہت سے آدمی بھرتی کیے اور اس کا بیٹا غلام قادر جنرل نکلسن صاحب

بہادر کی فوج میں اس وقت تھا جبکہ افسر موصوف نے تریموں گھاٹ پر نمبر ۴۶ نیٹو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے تہ تیغ کیا۔ جنرل نکلسن صاحب بہادر نے غلام قادر کو ایک سند دی جس میں یہ لکھا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں خاندان قادیان ضلع گورداسپور نے تمام دوسرے خاندانوں سے زیادہ نمک حلالی دکھائی"۔ (۲)

عبدالقادر نے مرزا صاحب کے والد مرزا غلام مرتضیٰ کے بارے میں مزید لکھا ہے:

"جب پنجاب میں انگریزوں کا تسلط قائم ہو گیا (۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء) تو جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے آپ نے اپنے قدیم [illegible] کے ماتحت پوری [illegible] حکومت سے تعاون بھی [illegible] کیا"۔ (۳)

بھائی مرزا غلام قادر

مرزا [illegible] بھائی مرزا غلام قادر کے بارے میں [illegible] کا [illegible] [illegible] مرزا غلام قادر صاحب [illegible] حضرت اقدس کے بڑے بھائی تھے۔ انگریزی حکومت میں کئی معزز عہدوں پر مامور رہے۔ آپ ضلع گورداسپور میں دفتر ضلع کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے ہیں"۔ (۴)

بیٹا مرزا سلطان احمد

"سیرتِ طیبہ" میں ہے کہ "حضرت مرزا سلطان احمد صاحب گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت مختلف عہدوں پر فائز رہ کر ڈپٹی کمشنری اور بالآخر ریاست بہاولپور کے مشیر مال (ریونیو منسٹر) کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اور پنشن پانے کے تھوڑے عرصہ بعد اپنے چھوٹے بھائی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے"۔ (۵)

پوتا مرزا عزیز احمد

"سیرتِ طیبہ" میں ہے "حضرت مرزا عزیز احمد صاحب [illegible] جنہوں نے بچپن میں ہی اپنے جدِ امجد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی [illegible] کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر پنشن پائی۔ اب مرکز سلسلہ میں ناظرِ اعلیٰ کے فرائض سرانجام دے

رہے ہیں''۔(۶)

خود مرزا غلام احمد

''سیرۃ المہدی'' کے حوالے سے عبدالقادر نے لکھا ہے کہ ضلع گورداسپور میں ایک انگریز [illegible] صاحب کے والد نے چند سکھ [illegible] مرزا صاحب [illegible] نوکری [illegible] لیے بلا بھیجا۔ وہ آئے تو والد کو جواب دیا میں نے تو جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں۔ بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کیا واقعی نوکر ہو گئے ہو؟ مرزا صاحب [illegible] بڑے مرزا صاحب نے کہا اچھا نوکر ہو گئے ہو تو خیر(۷) شاید [illegible] تھی کہ انگریز حکومت نے انھیں ''نبی'' [illegible]

[illegible] آپ ۱۸۶۴ء [illegible] سیالکوٹ میں [illegible] ملازمت [illegible]

[illegible]

[illegible] پڑھتے تھے لیکن چند معلومات یوں نقل کی ہیں

''اس زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے (اب اس عہدہ کا نام [illegible] ہے) [illegible] ملازم منشیوں کے لیے [illegible] قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں [illegible] چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے''۔(۹)

یعنی مرزا صاحب انگریزی [illegible] کرتے تھے۔ [illegible] طور پر بھی چار سال کچہری کے ملازم منشی کے طور پر چاکری کی انگریزی بھی استاد سے پڑھی مختاری کا امتحان بھی دیا [illegible] ناکام ہوئے۔

رگ و ریشہ میں شعرگزاری

مرزا غلام احمد [illegible] صاحب [illegible] کی [illegible] کے احسانات میرے والد بزرگوار میرزا غلام مرتضیٰ مرحوم کے وقت سے آج تک اس خاندان کے شامل حال ہیں [illegible] گورنمنٹ کی [illegible] مرحوم [illegible] خدمات کی [illegible] (جنگ آزادی کے بارے میں بکواس ہے۔ محمود) میں جبکہ بے تمیز لوگوں نے اپنی محسن گورنمنٹ [illegible] گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کیے اور پھر اک دفعہ چودہ [illegible] گورنمنٹ [illegible] میرے بھائی کو صرف گورنمنٹ کی خدمت گزاری کے لیے بعض لڑائیوں پر بھیجا اور ہر ایک باب میں گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کی [illegible] قدر [illegible] گورنمنٹ کی [illegible] خدمت میں بدل و جان مصروف رہا [illegible] اب میری حالت یہ ہے کہ [illegible] ہم نے اس گورنمنٹ کے احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں اس لیے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح [illegible] بزرگ تھے۔ ... ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر [illegible] فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا ... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے [illegible] ہم گورنمنٹ برطانیہ [illegible] سے سرگرمی کرتے ہیں''(۱۰)

[illegible] قرآن کی شہادت [illegible] کی کتاب ''شہادۃ القرآن'' کی [illegible] ہے۔ [illegible] جنگ آزادی ۱۸۵۷ء [illegible] بے تمیزی اور غدر قرار [illegible] مرزا غلام مرتضیٰ [illegible] پچاس [illegible] گورنمنٹ

[illegible] کتاب میں شائع کیے۔ [illegible]
ان دنوں میں مرزا سلطان احمد (فرزند مؤلف) کے لیے تحصیلداری کی خاص سفارش فنانشل کمشنر بہادر [illegible] گورنمنٹ [illegible] ہے [illegible] کا شکر [illegible]۔( )

[illegible] ہیں۔

''کشتی نوح'' کے [illegible]

مرزا صاحب کی تصنیف [illegible] گورنمنٹ [illegible] ہیں۔(۲)

مرزا صاحب کی ''وحی'' کی حقیقت

مرزا صاحب اپنی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں اپنے والد کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''مجھے اس خبر کے سننے سے درد پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر وجوہ انہی کی زندگی سے وابستہ تھے اور وہ سرکار انگریزی کی طرف سے پنشن پاتے تھے اور نیز ایک رقم کثیر انعام کی پاتے تھے''۔(۳)

یعنی مرزا صاحب اور ان کا سارا خاندان مرزا غلام مرتضیٰ کی ''خدمات جلیلہ'' کے صلے میں انگریز حکومت سے ملنے والے مشاہرے اور انعامات پر پلتے تھے۔

مرزا صاحب کا ''اسلام''

مرزا صاحب نے 'اسلام' کے موضوع سے سیالکوٹ میں یکم نومبر ۱۹۰۴ء کو لیکچر دیا وہ ان الفاظ پر ختم ہوا تھا

''آخر پر ہم اس گورنمنٹ انگریزی کا سچے دل سے شکر کرتے ہیں جس نے اپنی کشادہ دلی سے ہمیں مذہبی آزادی عطا فرمائی۔ یہ آزادی جس کی وجہ سے ہم بہت ضروری دینی علوم کو

لوگوں تک پہنچاتے ہیں، یہ ایک نعمت ہے جس کی وجہ سے معقول طور پر ہمیں گورنمنٹ کا شکر کرنا [illegible] بلکہ [illegible] دل سے شکر کرنا چاہیے [illegible] ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ [illegible] گورنمنٹ کے سچے دل سے شکر گزار رہیں''۔(۱۴)

''سلطنت انگریزی تمام عیوب سے پاک ہے''

۲ دسمبر ۱۹۰۵ء [illegible] ہم ایک ایسی سلطنت کے نیچے ہیں جو ان تمام عیوب سے پاک ہے [illegible] چونکہ [illegible] تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ہماری تبلیغ و تصدیق [illegible] سلطنت میں پیدا کیا''۔(۵)

''دنیا کی واحد امن بخش گورنمنٹ''

مرزا صاحب نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں سے ''امن بخش گورنمنٹ'' قرار دیا اور کہا 'میرا یہ دعوی ہے کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہیں جس نے زمین پر ایسا امن قائم کیا ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعت حق کر سکتے ہیں یہ خدمت ہم مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے [illegible] ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار رہیں''۔(۱۶)

''احادیث میں انگریزی سلطنت کی تعریف''

'تریاق القلوب' میں انہوں نے کہا ''یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح حکم ہو کر آئے گا اور وہ اسلام کے تمام فرقوں پر حاکم عام ہوگا جس کا ترجمہ انگریزی گورنر جنرل ہے سو یہ گورنری ان زمین کی نہیں ہوگی بلکہ ضرور ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی طرح غربت اور خاکساری

سے آوے۔ سو یہی وہ فرقہ ہے ... جو صحیح بخاری میں ہے کہ یضع الحرب یعنی وہ مہدی جنگوں کو موقوف کر دے گا اور [illegible] جیسا کہ یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے زمانہ میں شیر اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پئیں گے اور سانپوں سے بچے کھیلیں گے اور بھیڑیے اپنے حملوں سے باز آئیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ایک ایسی سلطنت کے زیر سایہ پیدا ہوگا جس کا کام انصاف اور عدل گستری ہوگا۔ سو [illegible] طور پر انگریزی سلطنت کی تعریف ثابت ہوتی ہے"۔(۱۷)

آگے چل کر [illegible] سلطنت انگلشیہ [illegible] حمایت [illegible] تدابیر [illegible] مادر یوں ان سے لکھ سکتی ہیں"۔(۱۸)

"تریاق القلوب" کے آخر میں ضمیمہ نمبر ۳ میں مرزا صاحب نے "حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست" میں اپنے والد مرزا غلام مرتضیٰ کی انگریزوں سے وفاداری کی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے مجاہدین کے خلاف کارروائیاں گنوائیں اور لکھا کہ "انہوں (والد) نے بہت سی مصیبتوں کے بعد گورنمنٹ انگریزی کے عہد میں آرام پایا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دل سے اس گورنمنٹ سے پیار کرتے تھے اور اس گورنمنٹ کی خیرخواہی ایک تخم کی طرح ان کے دل میں دھنس گئی تھی ... لیکن میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیرخواہی اور ہمدردی میں مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو۔ بیس برس کی مدت سے میں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی اور عربی اور اردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ اور دلی جان نثار ہو جائیں۔ اور اس گورنمنٹ محسنہ کے ناشکرگزار نہ ہیں اور نمک حرامی سے خدا کے گنہگار نہ ٹھہریں کیونکہ یہ گورنمنٹ ہمارے مال اور خون اور عزت کی محافظ ہے...."۔(۱۹)

"دانا، دوراندیش اور مدبر گورنمنٹ"

کتاب "آریہ دھرم" میں بھی کسی مقام پر انگریزی حکومت کی تعریف تمام میں رطب اللسان

دکھائی دیتے ہیں۔ "ہماری مدبر گورنمنٹ کی مشکلات" کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ "ناظرین جانتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ کس قدر دانا اور دور اندیش اور اپنے تمام کاموں میں با احتیاط ہے اور کیسی کیسی عمدہ تدابیر رعایا کے لیے اس کے ہاتھ سے نکلتی ہیں"۔(۲۰)

"انگریز حکومت کی اطاعت واجب ہے"

مرزا صاحب نے براہین احمدیہ حصہ چہارم میں لکھا "اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں ہے کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر اس کا احسان اٹھاوے اس کے ظل حمایت میں بامن و آسائش رہ کر اپنا رزق مقسوم کھاوے اس کے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے پھر اس پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اس کے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر ادا نہ کرے بلکہ ہم کو ہمارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول کی معرفت یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھ کریں اور منعم کا شکر بجا لاویں۔ اور جب کبھی ہم کو موقع ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدل صدق کمال ہمدردی سے پیش آویں اور بطیب خاطر معروف اور واجب طور پر اطاعت اٹھاویں"۔(۲۱)

"مکہ، مدینہ یا قسطنطنیہ والے درندوں کے بطور ہیں"

"براہین احمدیہ" حصہ پنجم میں ایک جگہ لکھا "میرے بیان میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہوگا جو گورنمنٹ انگریزی کے برخلاف ہو اور ہم اس گورنمنٹ کے شکرگزار ہیں کیونکہ ہم نے اس سے امن اور آرام پایا ہے"۔(۲۲)

دوسری جگہ کہا "میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہو گیا۔ قدیم سے میں نے اپنی بہت سی کتابوں میں بار بار یہی شائع کیا ہے کہ اس گورنمنٹ کے ہمارے سر پر احسان ہیں کہ اس کے زیر سایہ ہم آزادی سے اپنی خدمت تبلیغ پوری کرتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ظاہری اسباب کی رو سے آپ کے رہنے کے لیے اور بھی ملک ہیں اور اگر آپ اس ملک کو چھوڑ کر مکہ میں یا مدینہ میں یا قسطنطنیہ میں چلے جائیں تو سب ممالک آپ کے مذہب اور مشرب کے موافق ہیں لیکن اگر میں جاؤں تو میں دیکھتا ہوں کہ وہ سب لوگ میرے لیے بطور درندوں کے ہیں"۔(۲۳)

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے والد بھائی بیٹا پوتا وغیرہ خود انگریزی حکومت کے وظیفہ خوار تھے۔ لیکن ان کے نزدیک یہ تو معیوب بات تھی کہ ہندوستان میں سکھ حکومت تھی اس سے پہلے حالات میں بھی اسی حکومت کی حمایت ہے انہوں نے حکومت کی اطاعت کو واجب قرار دیتے ہیں اور اگرچہ پنجاب میں دیگر خاندانوں کی طرح سکھ حکومت نے نہیں ہر حال اپنی قید میں اس گورنمنٹ کی مدد و تائید کی ہے۔ مرزا صاحب اور قطعیت شاید ہندوستان میں پنجے گاڑ کے علاوہ قادیانی سے بھی صاحب نے مختلف کتابوں میں ہیں۔

حواشی اور حوالہ جات

( ) عبدالقادر (سابق سوداگرمل) حیات طیبہ۔ عبداللطیف شاہد گجراتی پرنٹر پبلشر مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور۔ مطبع اردو پریس لاہور۔ ایڈیشن اول۔ ۱۹۵۹ء۔ ص ۷ (میرے پاس ایڈیشن دوم ہے جس پر عبدالقادر نے ۴ مارچ ۱۹۶۰ء کو پیش لفظ لکھا)

(۲) حیات طیبہ ص ۹ (بحوالہ "تذکرہ رؤسائے پنجاب" جلد دوم۔ ص ۶۷، ۶۸)

(۳) ایضاً ص ۰

(۴) ایضاً ص ۲

(۵) ایضاً ص ۶

(۶) ایضاً ص ۹

(۷) ایضاً ص ۲۴ (بحوالہ "سیرۃ المہدی" حصہ اول۔ طبع اول۔ ص ۴۸)

(۸) ایضاً ص ۲۵

(۹) ایضاً ص ۳۰، ۳۲

(۱۰) مرزا غلام احمد قادیانی 'سلطان القلم'۔ شہادۃ القرآن۔ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ۔ ۱۹۶۸ء۔ ص الف تا د (پہلی بار سات سو کی تعداد میں پنجاب پریس سیالکوٹ میں چھپی تھی)

( ) شہادۃ القرآن۔ ص ذ تا غ

(۱۲) مرزا غلام احمد قادیانی "سلطان القلم"۔ کشتی نوح۔ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ۔ س ن۔ ص ۳، ۴، ۷

(۱۳) میرزا غلام احمد۔ حقیقۃ الوحی۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام۔ لاہور۔ ۱۹۵۲ء۔ ص ۲۰

(۱۴) اسلام (میرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر سیالکوٹ) الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔ س ن۔ ص ۲۸

(۱۵) لیکچر لدھیانہ۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔ س ن۔ ص ۳۳، ۳۴ (بنیادی طور پر مرزا صاحب کا یہ لیکچر 'بدر' کی ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ کی اشاعت میں چھپا)

(۱۶) میرزا غلام احمد۔ ازالہ اوہام۔ حصہ اول۔ مطبع ریاض ہند۔ امرتسر ۱۳۰۸ھ (میرے ذخیرہ کتب میں جو نسخہ ہے اس کے گتے پر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور بطور ناشر درج ہے)

(۱۷) مرزا غلام احمد قادیانی۔ تریاق القلوب۔ ضیاء الاسلام پریس قادیان۔ ص ۱۵ (مرزا صاحب نے کتاب کے آخر میں اپنے نام کے ساتھ ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۰ کی تاریخ لکھی ہے)

(۱۸) ایضاً۔ ص ۲۵

(۱۹) ایضاً۔ ص ۳۰۷

(۲۰) میرزا غلام احمد۔ آریہ دھرم۔ منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان۔ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۶۲

(۲۱) مرزا غلام احمد قادیانی۔ براہین احمدیہ (حصہ چہارم)۔ حضرت میرزا غلام احمد فاؤنڈیشن لاہور۔ طبع چہارم۔ ۱۹۰۶ء۔ ص ۱۸۳ (پہلی بار کتاب سفیر ہند پریس امرتسر میں ۱۸۸۰ میں چھپی۔ کتاب کا پورا نام "البراہین الاحمدیہ علیٰ حقیقۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ" ہے)

(۲۲) مرزا غلام احمد قادیانی۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور۔ س ن۔ ص ۲۱۵

(۲۳) ایضاً۔ ص ۱۴۱، ۴۲

☆ ☆ ☆

موروثی اَمراض کا شکار

مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف [illegible] میں [illegible] والوں کی تحریرات سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ [illegible] کی [illegible] اور [illegible] خصوصیات کا [illegible] جب یہ مرض بھی [illegible] تھے۔

مرزا صاحب [illegible] ۱۵ [illegible] کے والد مرزا غلام مرتضی انگریزوں کے ناؤٹ تھے جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء میں انھوں نے مجاہدینِ جنگ آزادی کے مقابلے میں ایک مرتبہ پچاس گھوڑے اور پچاس سوار اور دوسری مرتبہ کچھ کم تعداد میں انگریز حکومت کی مدد کے لیے دیے۔ علامہ فضل حق خیرآبادی، احمد اللہ مدراسی، عنایت علی کاکوروی اور دوسرے مجاہدین کی جدّوجہد آزادی میں ناکامی اور شہادت وغیرہ کے کارناموں میں مرزا غلام مرتضی جیسے غدّاروں کا ہاتھ تھا [illegible] انگریز حکومت آخر تک انھیں وظیفہ وغیرہ دیتی رہی اور انگریز حکمران انھیں اپنے دربار میں [illegible] تکریم سے نوازتے رہے جو دوسرے کاسہ لیسوں کو دی جاتی تھی۔

انگریز حکومت کی چاپلوسی کا یہ مرض باپ سے بیٹوں مرزا غلام قادر اور مرزا غلام احمد کی رگ و ریشہ میں خون بن کر دوڑتا رہا۔ اور یہ انگریز کی ملازمت اور مدّاحی میں نام ور ہوئے۔ پھر مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا سلطان احمد اور پوتا مرزا عزیز احمد بھی اسی مرض کے خوشگوار اور زندگی بخش اثرات سے متمتع ہوتے رہے۔

خود "نبی صاحب" (مرزا غلام احمد) اپنی "نبوت" سے لے کر تبلیغ کی آسانیوں تک انگریز حکومت کی کرم فرمائیوں سے مستفید بھی ہوئے اور جس کا کھاتے تھے اس کے گن بھی گاتے رہے چنانچہ کہا کہ میں نے انگریز حکومت کی تعریف [illegible] میں اتنا کچھ لکھا ہے کہ اگر وہ سب اکٹھا کیا جائے تو پچاس الماریاں بھر جائیں۔ ( )

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (۳)

[illegible] یہاں تک کہ صرف استخوان باقی رہ گئیں [illegible] نہیں معلوم ہوتے تھے کہ کوئی [illegible] (۴)

[illegible] مرتبہ میں سخت بیمار ہوا۔ یہاں تک کہ مجھے مختلف وقتوں میں [illegible] آخری وقت [illegible] طریقہ پر مجھے تین مرتبہ [illegible] (مرزا صاحب "سورہ یٰسین" [illegible] حروف مقطعات [illegible]) جب تیسری مرتبہ [illegible] بے اختیار روتے تھے۔ اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دم بدم حاجت ہو کر [illegible] کی حالت رہی"۔(۵) اس واقعے کا تذکرہ سیرت نگار عبدالقادر [illegible] (۱۹۰ [illegible] ۶)

[illegible] ۱۹۰۶ء [illegible]

[illegible]

[illegible] شکایت پیش کر دی گئی تو (ریلوے نے) [illegible] (۸)

[illegible] (۹)

[illegible]

مدحت و رفعت کے نتیجے میں ملنے والے [illegible]

حواشی

(۱) [illegible] ۱۹۰۰ء، ص ۲۵

(۲) [illegible] ۱۹۵۲ء، ص ۲

(۳) [illegible] ص ۱۵۰ [illegible]

[illegible]

"عرض حال" میں عبدالقادر [illegible] ۱۹۹۰ء [illegible])

(۴) [illegible] ص ۲۵

(۵) تریاق القلوب، ص ۲۰

(۶) [illegible] ص ۵۵

(۷) ایضاً، ص ۲۵۷، ۲۵۹

(۸) ایضاً، ص ۲۲۰، ۲۲۱

(۹) دوست محمد شاہد۔ تحریک احمدیت۔ جلد سوم۔ [illegible] ص ۵۵۲ [illegible]

[illegible] ابو الحسنہ نور الحق نے لکھا۔ ساتھ میں تاریخ بھی ہے۔ ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء)

☆ ☆ ☆

قادیانیت اور ابوالکلام آزاد

استاذ الاساتذہ ڈاکٹر سید عبداللہ "اقبال اور ابوالکلام کے ذہنی فاصلے" میں لکھتے ہیں کہ "قادیانیت سے متعلق [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ غرض اس نوع کے چند مسائل میں ابوالکلام کا میلان لبرل دواقبال کا میلان متشدد ہے۔"

(سید عبداللہ، ڈاکٹر۔ مسائل اقبال۔ مغربی پاکستان اردو اکادمی لاہور ایڈیشن اول 1974۔ صفحہ 225)

6 اپریل 1956ء کو ڈاکٹر انعام اللہ خان سابق کمشنر بلوچستان نے ابوالکلام کو لکھا:

"یہ مرزائی آپ کی طرف مختلف معلومات منسوب کرتے رہتے ہیں اور بعض حوالہ جات بھی دیتے رہتے ہیں مثلاً تذکرہ، وکیل وغیرہ۔ وہ کہتے ہیں مولانا وفات مسیح کے قائل ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں [illegible] مرزا صاحب کی تعریف کر دی ہے [illegible] [illegible]"

[illegible] جواب [illegible] ہے۔ [illegible] لکھتے ہیں

"[illegible] مرزا صاحب کی تعریف [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]"

ہونے کا قرار نامہ چھپوا دیا۔ اس سے بزعم خود میدان مار لیا تھا لیکن مجید و حلقہ سالک اور واقعات کو بخوبی جانتا تھا۔۔۔ شورش جیسا غالی جو انکار کی پوری ذمہ داری کے ساتھ ناشر کے فرائض انجام دے تو اس میں شک نہیں رہ جاتا کہ جو کچھ سالک کے قلم سے نکلا وہ حقائق کی واضح اور صحیح تصویر ہے۔۔۔ اور مولانا قادیانیوں سے [illegible] میں آخر وقت تک دوری ہی برتتے رہے۔ [illegible] سے کسی نے تردید بھی [illegible] کی۔"

(نفیس شاہ جیلانی، سید (مرتب)۔ نوازش نامے حیرت شملوی اکادمی محمد آباد۔ ایڈیشن اول 1965۔ صفحہ 11، 12، 13)

"نوازش نامے" میں مرتب سید نفیس شاہ جیلانی کے نام 9 فروری 1956ء کا خط [illegible] لکھتے ہیں

"میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل حقیقت ہے۔ [illegible] مولانا ابوالکلام آزاد [illegible] جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ مرزا قادیانی کو کافر قرار دیں لیکن انہوں نے ہمیشہ یہی کہا کہ مرزا صاحب کافر نہیں مومن ضرور ہیں۔ اور مومن کو کوئی کافر نہیں کہہ سکتا۔ یہ واقعہ ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد جب اخبار "وکیل" کے [illegible] تھے [illegible] میں [illegible] تھے مرزا غلام احمد کا انتقال ہوا [illegible] جنازے کے ساتھ [illegible] گئے اور انہوں نے مرزا صاحب کے انتقال پر "وکیل" میں ایک طویل نوٹ لکھا جس کو مرزائی سینکڑوں دفعہ دہرا چکے ہیں۔ لیکن مولانا نے کبھی اس کی تردید نہیں کی [illegible] میرے قلم سے نہیں [illegible] یہ صحیح ہوتے ہوئے [illegible] کی [illegible] نہیں ہو سکتی۔"

(ایضاً۔ صفحہ 15، 16)

13 فروری 1956ء کو نفیس شاہ جیلانی کے نام اپنے دوسرے خط میں عبدالمجید سالک بٹالوی نے لکھا

(جمیل جالبی (مرتب) ملفوظات آزاد، مکتبہ ماحول، کراچی۔ پہلی بار اکتوبر 1961۔ صفحہ 130)

عبدالمجید سالک بٹالوی نے "یاران کہن" میں ابوالکلام کے ذکر میں لکھا تھا

"مولانا ابوالکلام مرزا صاحب (غلام احمد قادیانی) کے دعویٰ مسیحیت موعود سے تو کوئی سروکار نہ رکھتے تھے لیکن ان کی غیرت اسلامی اور حمیت دینی کے قدردان ضرور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جن دنوں مولانا امرتسر کے اخبار "وکیل" کی ادارت پر مامور تھے اور مرزا صاحب کا انتقال بھی انہی دنوں میں ہوا تھا تو مولانا نے مرزا صاحب کی حمایت اسلامی پر ایک شاندار شذرہ لکھا۔ امرتسر سے لاہور آئے اور یہاں سے مرزا صاحب کے جنازے کے ساتھ بٹالے تک گئے۔۔۔۔"

"یاران کہن" مطبوعات چٹان لمیٹڈ لاہور نے چھاپی تھی۔ کوئی گیارہ سال بعد کتاب کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا تو سالک صاحب فوت ہو چکے تھے۔ ناشر (شورش کاشمیری) نے لکھا کہ سالک صاحب 23 اپریل 1956 کے "چٹان" میں اس تحریر کی تردید و تصحیح فرما چکے ہیں۔ اس لیے مولانا غلام رسول مہر نے حسب تردید تصحیح فرما دی ہے۔

(عبدالمجید سالک۔ یاران کہن۔ مطبوعات چٹان لمیٹڈ، لاہور۔ ایڈیشن دوم 1967 صفحہ 5)

اس طرح شورش اور غلام رسول مہر صاحبان نے بزعم خویش معاملہ ٹھیک کر دیا لیکن کیا جانتے تھے کہ سید نفیس شاہ جیلانی اس مسئلے پر عبدالمجید سالک کے خطوط شائع کر کے معاملے کو پوری طرح [illegible] دیں گے۔ جیلانی نے اپنی کتاب "نوازش نامے" میں اس موضوع پر لکھا ہفت روزہ "دعوت" لاہور نے اپنی 31 جنوری 1956 کی اشاعت میں "مسٹر عبدالمجید سالک کی جسارت" [illegible] عنوان [illegible] شمارے میں پس منظر پیش کیا گیا کہ "وکیل" کا شذرہ مولانا کے قلم سے نہیں تھا [illegible] شورش نے [illegible] (مجھے اس [illegible] ملا [illegible]) کہ یہ معلومات ہی کتاب سے [illegible] "دعوت" کی تحریک پر [illegible] کے سیکرٹری [illegible] کا بیان [illegible] "چٹان" میں شائع بھی ہو گیا۔ [illegible] سالک نے بھی [illegible] مروت [illegible] تردید پر [illegible]

"مجھے شاہ صاحب نے بتایا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کے پرائیویٹ سیکرٹری مولوی جمیل خان نے دو باتوں کی تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ مولانا مرزا غلام احمد کے جنازے کے ساتھ امرتسر سے بٹالہ تک نہیں گئے اور مرزا صاحب کے انتقال پر جو شذرہ "وکیل" میں چھپا تھا وہ مولانا کا لکھا ہوا نہ تھا بلکہ کوئی صاحب عبدالمجید کپورتھلوی تھے انہوں نے لکھا تھا۔۔۔ اب میں کیا عرض کروں۔ مرزائیوں نے آج سے 48 سال پہلے بیان کیا تھا [illegible] غلط [illegible] جو "وکیل" کے ایڈیٹر تھے انہوں نے بے حد ہمدردی کا اظہار کیا اور ہمارے ساتھ امرتسر سے بٹالہ تک گئے جب ہم مرزا صاحب کا جنازہ لے جا رہے تھے۔ اب اگر مولانا نصف صدی کے بعد اس کا انکار کرتے ہیں تو میرے لیے اس کے سوا کیا چارہ ہے کہ سر تسلیم خم کر دوں۔ شذرہ کو شائع کر کے اس کو مولانا ابوالکلام سے منسوب کیا گیا [illegible] طویل مدت میں مولانا [illegible] کی [illegible]۔ حالانکہ اس وقت تردید کی ضرورت تھی۔ اس کے علاوہ جب مولانا "وکیل" کے ایڈیٹر تھے تو اس کے ایڈیٹوریل صفحے کے تمام مندرجات کی ذمہ داری لازماً انہی پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن [illegible] تمام باتوں [illegible] مجھے مولانا ابوالکلام آزاد [illegible] بیس سال سے [illegible] تعلق ہے وہ مرزا غلام احمد یا احمدیوں سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ میں ایک مختصر سا مکتوب "چٹان" [illegible] ہوں تو غالباً [illegible] "چٹان" میں شائع ہو جائے گا۔"

(ایضاً صفحہ 17، 18، 19)

7 مارچ 1956ء کے خط میں سالک بٹالوی نے مزید لکھا

"آج ربوہ سے مجھے یہ کتاب موصول ہوا ہے "ذکر حبیب" مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب مطبوعہ جولائی 1908ء [illegible] کشور [illegible] پریس لاہور۔ ص 113۔

"مسلمان صاحبان نے بھی ایسی ہی شرافت کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ مثلاً خواجہ یوسف شاہ رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر ایڈیٹر "کرانیکل" کلکتہ و جناب مولانا ابوالکلام آزاد جو ہمدردی کے اظہار میں اسٹیشن تک تشریف

لائے۔۔۔ (وغیرہ)۔ مجھے یاد تھا کہ مولانا اسٹیشن تک ہی تشریف نہیں لے گئے بلکہ گاڑی میں بیٹھ کر بٹالہ تک گئے۔ [illegible] اظہار [illegible] اسٹیشن تک تشریف لانا تو مسلم ہو گیا۔ میرا خیال ہے کہ امرتسر سے بٹالہ تک کا [illegible] بھی [illegible] ثابت ہو جائے گا۔" (ایضاً صفحہ 20، 21)

6 اپریل 1956ء کو [illegible] خط میں [illegible] صاحب کو لکھا

"بہرحال میں تو اب اس بحث میں خاموش ہو چکا ہوں۔ مولویوں اور احمدیوں کو آپس میں بحث کرنے دیجئے۔ اصل معاملہ تو آپ کو لکھ ہی چکا ہوں۔"

(ایضاً صفحہ 23)

مرزا صاحب کی زندگی [illegible] کتاب "حیات طیبہ" [illegible] میں [illegible] 1905ء میں [illegible] ابوالکلام کے اخبار "وکیل" امرتسر میں تاثرات لکھے کتاب میں یہ تاثرات "بدر" (25 مئی 1905) کے حوالے سے نقل کیے گئے ہیں جن میں مرزا صاحب کی بہت تعریف ہے۔ حاشیے میں [illegible] معلوم ہوتے [illegible] ابوالنصر صاحب [illegible]

(حیات طیبہ [illegible] اشاعت [illegible] 1960ء صفحہ 369، 370)

"تاریخ احمدیت" میں ہے کہ 5 جولائی 1905ء کو ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی ابوالنصر آہ قادیان گئے اور 25 مئی 1905ء کو آزاد قادیان گئے

(دوست محمد شاہد (مؤلف) تاریخ احمدیت جلد سوم۔ ادارۃ المصنفین ربوہ صفحہ 409)

سفر قادیان کے متعلق آزاد نے اپنے تاثرات لکھوائے تو بتایا کہ جمعہ کی نماز انہوں نے وہیں پڑھی۔ مولوی عبدالکریم امام تھے۔ مرزا صاحب صف سے آگے [illegible] امام کے [illegible] پیچھے [illegible] کھڑے رہے [illegible] لوگوں نے مجھے پہلی صف میں [illegible]"

([illegible] ابوالکلام کی کہانی خود ان کی زبانی۔ مطبوعات چٹان لاہور اشاعت دوم [illegible] 1963ء۔ صفحہ 330)

مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات پر ابوالکلام نے "وکیل" امرتسر میں [illegible]

نسبت ہے یہ وہ کتاب تھی جس کے ناشر کو غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے واصل جہنم کیا تھا۔ مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے غیرت مند عالم بھی اسے پڑھ کر 'مولانا' جیسے تحفظ ناموس رسالت کے اس مسئلے کو سمیٹتے ہوئے 'خدمات' میں لکھتے ہیں

'یقیناً حکومت اور قانونِ وقت کا فرض ہے کہ اس قسم کی دل آزار تحریروں کی اشاعت جائز نہ رکھے اور جو ارتکاب کرے مذہبی دل آزاری میں ماخوذ کرے۔ لیکن میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ طریق عمل پسند نہیں کرتا کہ مسلمان اپنی طبیعت اس انداز میں بنالیں کہ جہاں کسی نٹ کھٹ نے ایک چار ورقی رسالہ چھاپ کر شائع کر دیا ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک تمام مسلمان شور و واویلا مچانا شروع کر دیں کہ اسلام کی کشتی غرق ہو گئی اور تحفظ ناموس رسول کا سوال پیدا ہو گیا۔ نعوذ باللہ۔ اگر چند جاہل اور کور چشم اسلام کے نگران کر دیے جاتے تو ناموس کی حفاظت کا سوال پیش آتے یا اسلام اور مسلمانوں کے لیے کوئی مصیبت ہو سکتی۔ سمجھنا اسلام کی عزت اور شرف اور مسلمانوں کی مذہبی خودداری کے لیے بدترین حملہ ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایک مسلمان اس کا تصور بھی کر سکتا ہے۔ اس قسم کا ایک رسالہ کیا معنی اگر ایک نہیں دو لاکھ رسالے بھی چھاپ دیے جائیں جب بھی نعوذ باللہ اسلام اور داعی اسلام کے ناموس کے تحفظ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔'

(ایضاً، صفحہ 164، 165)

ابوالکلام کے کہنے پر حکومت اور قانونِ وقت نے ایسی کتابوں کی اشاعت کو تو 'ناجائز' نہ ... غازی علم الدین کو شہید کر دیا۔ مولانا ... جس ... میں ... اپنی تحریر بھی ... 'مسلمانوں' کا ... ابوالکلام نے اپنے ... تمہید ... کتاب کو ... میں ... بحث کی ہے۔

... تحفظ ناموس رسالت ... پر اپنی ... چھپا ... میں کوئی شخص یا جماعت ایسی نہیں جو اس ضمن میں ابوالکلام کی تحریر کے حوالے سے کہیں مطعون ... قادیانیت کے ... ان کے خصوصی تعلقات ... لیکن مولانا خیر محمد ... رحمۃ اللہ علیہ

"وہ شخص، وہ بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔۔۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتدادِ زمانہ کے حوالے کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندانِ تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 571، 572 (بحوالہ بدر، 18 جون 1980ء صفحہ 2، 3)

مرزا صاحب کی طرح ہی "نازش فرزندانِ تاریخ" شخصیت ابوالکلام کی ہی ہے وہ بھی دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا گئے۔ ابوالکلام کے والد حضرت مولانا خیر الدین تیموری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ساری زندگی آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم میں بات چیت اور قلم چلایا۔ ان کا تبحر علمی، درس و تدریس اور وعظ و تذکیر میں ان کی خصوصیات کا ذکر، اور تبلیغ و فرائض شعائر دینی کے لیے مختلف ممالک میں ان کے اسفار سب لائق تحریک و تحسین ہیں۔ لیکن ان کے ابن فرزند (ابوالکلام) نے کتاب "رنگیلا رسول" کے حوالے سے بڑی طول طویل خامہ فرسائی کے بعد جو نتیجہ نکالا اس کا مطالعہ بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

ابوالکلام کے ایک "عزیز طالبِ حق" ہندو نے انہیں لکھا کہ "جمعیت العلماء نے "رنگیلا رسول" لکھنے والے کے قتل کا فتویٰ دیا ہے۔ اس پر ابوالکلام نے جمعیت العلماء کی برأت کرتے ہوئے کہا

'کم سے کم اتنی بات ہر شخص کی سمجھ میں آ جانی چاہیے کہ برٹش انڈیا میں کوئی شخص یا جماعت اپنے آپ کو گرفتار کرائے بغیر کسی انسان کے قتل کی اعلانیہ ترغیب نہیں دے سکتی۔ اگر جماعت نے یا انجمن نے ایسا اعلان کیا ہوتا تو یہ صریحاً ایک ساتھ کے قتل کا اقدام تھا۔'

(ابوالکلام آزاد مولانا "تصریحات آزاد" مکتبہ اشاعت ادب لاہور۔ 8 اول دسمبر 1960ء صفحہ 130، 131)

ابوالکلام کتاب "رنگیلا رسول" کی اشاعت کو ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تسلیم ہی نہیں

کی روح بھی اس نا خلف بیٹے سے نگار و عقائد پر کیسے کیسے تڑپتی ہوگی۔

عقیدت میں شوخیٔ رنگ دکھاتا ہے مرزا غلام احمد کے ساتھ جو کلام کی محبت و عقیدت اور قادیانیت کی تائید کے ساتھ ''رنگیلا رسول'' کے حوالے سے کوہ پا عبارت دوبارہ پڑھ کر جو کلام کے بارے میں شورش کاشمیری کی رائے دیکھیے

''(مرزا) عربوں میں ہوتے تو ابن تیمیہ ہوتے مسلمانوں میں ہوتے تو اب تک ان کے بت پوجے ہوتے لیکن وہ مسلمانوں میں تھے۔۔۔''

(شورش کاشمیری چٹان [illegible] جنوری 1965 صفحہ 39)

قطعات

زندگی آقا [illegible] کی جب کامل ہوئی [illegible]
تب تک جب نظامِ خلق بھی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

☆☆☆☆☆

درصحیح میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے حدیث
مرسلوں کا رہنما ہوں اور نہیں کرتا ہوں فخر
حشر تک کوئی نہ میرے بعد آئے گا نبی
ایسا خاتم الانبیاء ہوں اور نہیں کرتا ہوں فخر

☆☆☆☆☆

دی ہے آقا [illegible] نے نبوّت کی عمارت کی مثال
جو بنی تھی [illegible] چھوڑا تھا [illegible] کی
[illegible] تھی [illegible] اینٹ کی [illegible]
[illegible] سے [illegible] مجھ سے پُر ہوئی

ختم [illegible] نبوّت [illegible] بعد میں [illegible]
مدّعی جتنے ہیں سب [illegible] اور کذّاب ہیں
[illegible] سے سرسدی [illegible] اور [illegible]
قوم [illegible] مستقل ہیں اور [illegible] ہیں

[illegible] آیا نہیں سارے انبیاء کے بعد میں
یاد رکھو! تم ہو ساری اُمّتوں میں آخری
ابنِ ماجہ میں ہے یہ ارشادِ پاکِ مصطفیٰ
[illegible] ہے اس پہ [illegible] کا [illegible] بھی مدّعی

☆☆☆☆☆

ختم [illegible] میں دین کی تکمیل کا اعلان ہے
مطمئن [illegible] جس سے ہو جاتا ہے حق [illegible] کا
بعد ازاں دعویٰ نبوّت کا سراسر کذب ہے
[illegible] عیسیٰ کا، مرزا کا، بہاءُ اللہ کا

([illegible] ۲۰۰۹ء)

☆☆☆☆☆

مُبلّغ ہوں میں خالق کی قسم! ختمِ نبوّت کا

مُبلّغ ہوں میں خالق کی قسم ختمِ نبوّت کا
[illegible] ختمِ نبوّت کا

ہوئی [illegible] محبوبِ خالق [illegible]
جو سمجھیں تو ہے یہ نعمتِ اعظم ختمِ نبوّت کا

محمد رحمتِ ربِّ جہاں ہیں [illegible]
کرے جو ذکر پروا دم بہ دم ختمِ نبوّت کا
وگرنہ بابی، مرزائی، بہائی ہو چکا ہوتا

میں مومن ہوں کہ ہے مجھ پر کرم ختمِ نبوّت کا
نبی کوئی نہ پہلا پا سکا اس اوج و عظمت کو
سرِ [illegible] رہا جاہ و حشم ختمِ نبوّت کا

فرشتوں نے [illegible] مجھ کو جو [illegible] میری
لکھے گا اس پہ بھی نعرہ قلم ختمِ نبوّت کا

[illegible] نے [illegible] سمت بھی [illegible] کا مقصد
عدو [illegible] کا [illegible] ختم نبوت کا

[illegible] بھی [illegible] سمجھتے ہیں
عقیدہ رکھتے ہیں اس ختم نبوت کا

[illegible] اس [illegible] نے
[illegible] اس پر [illegible] ختم نبوت کا

[illegible] جو [illegible]
تجربہ ہیں رکھا رب نے [illegible] ختم نبوت کا

مسلمانوں [illegible] خوشی میں [illegible] ہیں
خوشی ختم نبوت [illegible] ہے [illegible] ختم نبوت کا

میں یوں اس ذکر خوشتر سے بھی محمود [illegible] ہوں
مجھے حاصل ہے [illegible] ختم نبوت کا

([illegible])

”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا“

[illegible] خلق [illegible] فضیلت کا

[illegible] امت [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] شفقت کا

[illegible] یہ [illegible] ہے [illegible] فرقت کا

کہ جو اس کے سوا رستہ ہے رستہ ہے ضلالت کا

کہ یہ اظہار ہے ہر اک مسلماں کی حمیت کا

کہ یہ نکتہ ہے اپنے امتی ہونے کی نسبت کا

کہ اک اعزاز ہے یہ آدمیت مومنیت کا

کہ واضح ہے یہی مفہوم قرآں کی عبارت کا

کہ ہے یہ امتحاں [illegible] بصیرت اپنی غیرت کا

کہ یہ ہے اولیں سب سے آخری رب کی ہدایت کا

کہ یہ واحد خریطہ ہے دُخولِ باغِ جنّت کا

کہ معنی ہے یہی فہم و فراست اور حکمت کا

کہ اس سے ہوگا حاصل ایک تمغا ہم کو طاعت کا

کہ میزاں پر یہی نکتہ ہے ایسی کی شہادت کا

کہ یہ ہے ماحصل اسلام کے حُسنِ صداقت کا

کہ محشر میں ہمیں سمجھے گا رب حق دار نعمت کا

کہ اک انداز یہ واضح ہے تسلیمِ حقیقت کا

کہ قرآں میں اشارہ ہے نبی ﷺ کی فضیلت کا

کہ یہ ہے مُنتہا [illegible] کی لطافت کا

کہ ہم کو مان لیں سب جہاں دشمن جہالت کا

کہ ہے محمودؔ اک یہ راستہ آقا ﷺ کی قربت کا

([illegible] نعت، ص ۶۹ [illegible])

☆☆☆

ختمِ نبوّت کے موضوع پر

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے اُردو مجموعہ ہائے نعت سے چُنیدہ اشعار

[illegible] (صدائے نعت، ص ۴۷)

[illegible] ([illegible] ص ۵۵)

[illegible] ([illegible] ص ۳۰)

[illegible] ([illegible] ص ۱)

[illegible] ([illegible] ص ۹۳)

[illegible] (وارداتِ نعت، ص ۲۷)

[illegible] (عرفانِ نعت، ص ۱۳۵)

[illegible] ([illegible] ص ۴۴)

[illegible]

[illegible] (... ص ۹۵)

[illegible]

[illegible] (... ص ۴۳)

سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے کارِ رسالت پر

[illegible] (... ص ۴۳)

رسل کے عہد سے ... ہوا تھا

... ختم انبیائی کا تصور (کتابِ نعت، ص ...)

[illegible]

[illegible] (... ص ۹۶)

[illegible]

[illegible] (مدحتِ سرکار، ص ۱۲۰)

[illegible]

[illegible] (... ص ۵۰)

نبوت کی ضرورت ہی نہ محشر تک رہی باقی

[illegible] (کتابِ نعت، ص ۹)

بعد اُن ﷺ کے مدعیِ نبوت کوئی کہاں

میرے لبوں پہ ختمِ رسالت ﷺ کی نعت ہے (... نعت نمبر ۲۲)

مرسل کوئی خدا کا تو آنے سے اب رہا

ہیں تا ابد نبی ﷺ کی حکومت کی وسعتیں (صدائے نعت، ص ۸۹)

[illegible]

[illegible] (... ص ۲۲)

[illegible]

[illegible] (کلیاتِ نعت، ص ...)

[illegible]

[illegible] (... ص ۴۰)

[illegible]

آخری ان کی رسالت ہے ... (کتابِ نعت، ص ۱۰۳)

[illegible]

... میرے آقا ﷺ ... (مدحِ سرکار، ص ۹۵)

[illegible]

ہے اب جھوٹا ہر اک نبوت کا دعویٰ (کہکشانِ نعت، ص ۵۷)

حبیبِ خالق ... ﷺ ... ختم

نبوت کا کوئی دعویٰ بھی سچا ہو نہیں سکتا (سرورِ نعت، ص ۹۱)

حبیبِ پاک ﷺ پہ رب نے نبوت ختم فرما دی

نبوت کا جو اب دعویٰ کرے وہ شخص جھوٹا ہے (... نعت، ص ۸)

نبی اپنے کو کہلائے جو بعد سرورِ عالم ﷺ

نہیں دنیا میں ... ایسا کوئی جھوٹا (... نعت، ص ۷۶)

نبی ... ﷺ کے بعد ہو گا

نبوت کا ہر اک دعویٰ ہے جھوٹا (شعاعِ نعت، ص ۲۴)

اس حقیقت کو نہیں جو مانتا دیّوث ہے
میرے آقا ﷺ ہیں خدا کے آخری پیغام بر (منتشراتِ نعت۔ ص۹)

کسی مُرسل کی اب حاجت نہیں ہے
رسالت مصطفیٰ ﷺ کی ہے دوامی (ورفعنا لک ذکرک۔ ص۳۱)

آقا کے بعد ظلی بروزی کوئی نہیں
ہیں تا ابد انہی کی نبوت کی وسعتیں (اہتزازِ نعت۔ ص۸۳)

بروزی یا کسی ظلی نبی کی کیا حاجت
رسولِ ہر دو جہاں ﷺ، ختمِ مرسلاں ٹھہرے (سرودِ نعت۔ ص۱۰۱)

جب نبی ﷺ آ گئے خاتم الانبیاء
ہر بروزی نبوت کا دعویٰ غلط (بیانِ نعت۔ ص۷۶)

مدعی اب جو نبوّت کا بنے وہ جھوٹا ہے
میرے سرکار ﷺ پہ ہے ختم رسالت برحق (شعاعِ نعت۔ ص۸۴)

خواری مسیلمہ کی تو قسمت کی بھی ہوئی
ذلت نصیب اسود عنسی بھی ہو گئی
سجاح ارذل ہو گئی پہلے رذیل تھی
مرزا کی موت دُنیا میں عبرت نشاں بنی
قائم رہے گا ختمِ نبوت کا طمطراق (مخمساتِ نعت۔ ص۱۳)

بعد محبوبِ خدا ﷺ جانے کہاں سے آئے
اسوَد و مرزا و سجّاح سے کذّاب کئی (منتشراتِ نعت۔ ص۱۰)

اسود و سجاح و مرزا و بہاء اللہ سے
بدنصیبوں نے جھٹلایا حکم اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ (عرفانِ نعت۔ ص۱۳۵)

وہ کذّاب تھا جھوٹ تھیں اس کی باتیں
نہ ہوتا تھا مرزا کو الہام ہرگز (حرفِ نعت۔ ص۳۶)

شیطان نے ”ٹیچی“ کے ذریعے سے جو بھیجا
گمراہ تھا مرزا اسی ”الہام“ کے ہاتھوں (کہکشانِ نعت۔ ص۵۳)

سرور ﷺ کی دشمنی میں رہا کرتے ہیں سبھی
عیسائی اور یہودی اور مرزائی پاس پاس (منہاجِ نعت۔ ص۴۴)

ارتداد و کفر کے باعث ہے کڑواہٹ بہت
قادیانی نُطق میں جتنی بھی شیرینی سہی (تسبیحِ نعت۔ ص۱۴۳)

حق شناسی کا اگر دل سے تمنائی ہے تو
ملحد و زندیق مت بن اور مرزائی نہ ہو (منتشراتِ نعت۔ ص۵۳)

اس نے بھی دعویٰ نبوّت کا حماقت سے کیا
ابو الحسین جو تھا یوسف کذّاب بنا (ذوقِ مدحت۔ ص۱۰)

دیکھا ہے سب نے سات ستمبر کو ملک میں
میرے نبی کی ختمِ نبوّت کا طمطراق (اشعارِ نعت۔ ص۶۷)

☆☆☆

یکے از تبرکات

حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ کی ''ختم رسالت'' کے موضوع پر تحریری تقریر

(یہ تقریب سید سرور شاہ گیلانی بی اے (میگ) نے علامہ اقبال سے لکھوائی اور مرکز اشاعت سیرت النبی ﷺ بہ ایت منزل سعدی پارک مزنگ لاہور سے مولوی فضل الحق وزیر اعظم بنگال کی تقریر ''اسوۂ حسنہ'' کے ساتھ سات صفحات پر شائع کی۔ مطبوعہ مرکنٹائل پریس لاہور ۳۲ صفحات کا یہ کتابچہ سرسید احمد خاں کے حوالے سے کتب متعددہ کے مصنف ماہر فلکیات محمد ضیاء الدین لاہوری نے راقم کو عطا کیا۔ محمود)

''یہ مسئلہ انتہا درجہ کا اہم ہے جس کی اہمیت کو ہندوستان کے مسلمان حال ہی میں محسوس کرنے لگے ہیں۔ میرا ارادہ تھا کہ میں برطانوی ملت کے نام ایک مکتوب مفتوح لکھ کر ان سیاسی اور معاشرتی پیچیدگیوں کو واضح کروں جو اس مسئلہ سے وابستہ ہیں لیکن صحت کی خرابی کی بنا پر ایسا کرنے سے قاصر رہا۔ میں خوش ہوں کہ آپ نے مجھ سے یہ استفسار کر کے ایک ایسے معاملہ پر اپنے خیالات کے اظہار کا کچھ موقع دیا ہے جو میری رائے میں مسلمانان ہند کی ساری اجتماعی زندگی پر اثر انداز ہو رہا ہے۔

ختم نبوت کا بنیادی عقیدہ

ہندوستان مذہبی فرقوں اور جماعتوں کی سرزمین ہے۔ اور اسلام ایک مذہبی فرقہ کی حیثیت میں دیگر اقوام کی بہ نسبت زیادہ شدید ہے جن کا نظام کسی قدر مذہبی اور کسی قدر نسلی خیالات پر مبنی ہے۔ اسلام نسلی خیال کو کلیتہً ملیا میٹ کر کے اپنی بنیادیں صرف مذہبی خیال پر استوار کرتا ہے۔ ہر فرد مسلم ہر اس مذہبی تحریک کا مخالف ہے جو اسلام ہی کی گود سے اٹھ کر اپنی بنیادیں نبوت پر رکھنے کی مدعی ہو اور تمام مسلمانوں کو جو اس تحریک کے مفروضہ الہامات کی صداقت کو قبول نہ کریں' کافر قرار دے رہی ہو۔ اسلام کی وحدانیت ختم نبوت کے عقیدہ پر مبنی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ نوع انسانی کی ثقافت کی تاریخ میں غالباً سب سے اچھوتا عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کی اہمیت کو کچھ وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں' جنھوں نے ظہور اسلام سے پہلے کی مجوسی ثقافت کی تاریخ کا بغور مطالعہ کیا ہے جو مغربی اور وسطی ایشیا میں پھلی اور پھولی۔ عصر حاضر کی علمی تحقیقات کے مطابق مجوسی ثقافت کا تصور زرتشتیوں' یہودیوں' اسرائیلی عیسائیوں' کلدانیوں اور سیارنا والوں کے مذہبی

خیالات کے نچوڑ پر مشتمل ہے۔

مجوسی لعنت کا احیا

نبوت و رسالت کا تسلسل واجراان مذاہب پر ایمان رکھنے والی قوموں کے عقیدہ کا لازمی جز تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہ قومیں مسلسل امید و انتظار کی کیفیت میں مبتلا رہتی تھیں۔ اس طرح کی ذہنی کیفیت کا نتیجہ یہ تھا کہ پرانی اقوام کی شکست و ریخت کا عمل برابر جاری رہتا تھا۔ اور ہر قسم کے مذہبی طالع آزما نئی قومیں اور جماعتیں بناتے رہتے تھے۔ اسی طرح عصر حاضر کی دنیائے اسلام میں حریص اور بے علم ملائیت نے طباعت و نشر کی سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر کمال خیرہ چشمی سے اس بیسویں صدی مسیحی میں پرانی مجوسی لعنت کو نافذ کرنے کی کوشش کی۔ ظاہر ہے کہ اسلام جو نوع انسانی کی مختلف اقوام کو صرف ایک ہی قوم میں جمع کرنے کا مدعی ہے' کسی ایسی تحریک کا متحمل نہیں ہو سکتا' جو اس کی موجودہ وحدانیت کے لیے موجب خطرہ ہو اور نوع انسانی کی سوسائٹی میں مزید اختلافات پیدا کرنے کی حامل ہو۔

بہائیت اور قادیانیت

زمانہ قبل از اسلام کی مجوسیت کے احیا کے لیے جو کوششیں عصر حاضر میں تین مختلف صورتوں میں جلوہ گر ہوئیں' ان میں سے میرے نزدیک بہائیت نے قادیانیت کی بہ نسبت زیادہ دیانتداری سے کام لیا ہے۔ کیونکہ بہائیت علی الاعلان اسلام سے الگ ہو گئی ہے اور قادیانیت اسلام کی ظاہری علامات کو بہ ظاہر قائم رکھتے ہوئے ایسا باطنی راستہ اختیار کر چکی ہے جو اسلام کی بنیادی روح اور امنگ کے یکسر منافی ہے۔

مسلمانوں کی اضطراری مدافعت

قادیانی تحریک کے مقابلہ میں ہندوستان کے مسلمان حسیات و جذبات کی جس شدت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اسے عصر حاضر کے فلسفۂ نفسیات کا طالب علم نہایت آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ عام مسلمان جسے ''سول ملٹری گزٹ'' کے ایک مراسلہ نگار نے ابھی اگلے دن ملائیت زدہ ظاہر کیا ہے' اس تحریک کا اس لیے مخالف ہے کہ اپنی مدافعت کی جو اضطراری کیفیت اسے ایسا کرنے پر مجبور کر رہی ہے' بے شک وہ اپنے عقیدہ کی قطعیت و جامعیت کے پورے پورے معانی نہیں سمجھتا۔ اور وہ مسلمان جسے ''روشن خیال'' کہا جاتا ہے' کبھی اپنے دماغ کو اسلام کے آخری اور جامع دین ہونے کے عقیدہ کی تمدنی اور ثقافتی اہمیت سمجھنے کی زحمت ہی نہیں دیتا۔ اور اس کی ذہنی

نعت کے موضوع پر دنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعرِ نعت) راجا رشید محمود کے
۴۸ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیثِ شوق	منشورِ نعت
سیرتِ منظوم	۹۲	شہرِ کرم
مدحِ سرکار ﷺ	قطعاتِ نعت	حی علی الصلوٰۃ
مخمساتِ نعت	تضامینِ نعت	فردیاتِ نعت
کتابِ نعت	غزلِ نعت	نعت
سلامِ ارادت	اشعارِ نعت	اوراقِ نعت
بمدحتِ سرور ﷺ	عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیارِ نعت
تسبیحِ نعت	صباحِ نعت	احرامِ نعت
شعاعِ نعت	دیوانِ نعت	منتشراتِ نعت
منظومات	تجلیاتِ نعت	وارداتِ نعت
بیانِ نعت	مینائے نعت	حرمینِ نعت
التفاتِ نعت	عنایتِ نعت	مرقعِ نعت
نیازِ نعت	بستانِ نعت	سرودِ نعت
تابشِ نعت	صدائے نعت	منہاجِ نعت
متاعِ نعت	قندیلِ نعت	ذوقِ مدحت
فانوسِ نعت	مشعلِ نعت	کہکشانِ نعت

..........ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں..........

حمدیں = ۶ حمد و نعت = ۲ قطعات = ۵۸۹

غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۳۲۸ ان میں موجود اشعار = ۲۵۸۲۵

فردیات = ۲۲۳۳ مخمسات = ۲۲ تضمینیں = ۵۳

نظمیں = ۱۳ مثلث = ۳ (۲۷ بند) مسدس = ۵ (۱۸ بند)

مربع = ۱ (۷ بند)

..........ان ۴۸ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۳۰۴..........

کیفیت پر مغربیت کا جو ست رفتار اور غیر مرئی اثر پڑ رہا ہے، اس نے اسے اپنی حفاظت و مدافعت کی اضطراری حس سے بھی محروم کر دیا ہے۔

رواداری کا سبق اور گورنر پنجاب

ایسے "روشن خیال" مسلمانوں میں بعض اپنے دینی بھائیوں کی رواداری کا سبق دینے کی حد تک بھی چل نکلے ہیں۔ میں مسلمانوں کو رواداری کا یہ سبق دیئے جانے پر سر ہربرٹ ایمرسن کو معذور سمجھتا ہوں کیونکہ عصرِ حاضر کا یہ یورپین جس کا ثقافتی ماحول سراسر مختلف ہے وہ بصارت اور بصیرت نہیں رکھ سکتا اور نہ حاصل کر سکتا ہے جو سراسر مختلف ثقافتی زاویۂ نگاہ رکھنے والی کسی قوم کے بنیادی نظام سے تعلق رکھنے والے مسئلے سے وابستہ ہے۔

انگریزی راج کے اثرات

ہندوستان کے حالات سراسر مختلف اور عجیب ہیں۔ مذہبی جماعتوں اور فرقوں کو اس سرزمین پر جس میں ہر قوم کا مستقبل اس کی وحدانیت پر موقوف ہے ایک مغربی قوم کے افراد حکمران ہیں جو مذہبی امور میں عدم مداخلت کی حکمتِ عملی اختیار کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہ فیاضانہ حکمتِ عملی ہے جسے اس ملک کے حکمران چھوڑ نہیں سکتے، اس ملک میں نہایت اہم نتائج پیدا کرنے کا موجب ثابت ہو رہی ہے۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ برطانوی حکومت میں ہندوستان کے مسلمانوں کی قومی وحدانیت اتنی بھی محفوظ نہیں جس قدر رومن حکومت کے زیرِ اقتدار حضرت مسیحؑ کے دنوں میں یہودیوں کی قومی وحدانیت محفوظ تھی۔ ہندوستان میں جس طالع آزما کا جی چاہے کوئی من گھڑت دعویٰ کر کے اپنے مفاد کے لیے نیا طریقہ کھڑا کر سکتا ہے۔ ہماری آزاد منش حکومت کو کسی وحدانیت کی مطلقاً کوئی پروا نہیں۔ بشرطیکہ وہ مذہبی طالع آزما حکومت کو اپنی وفاداری کا یقین دلا دے اور اس کے پیرو سلطنت کے ٹیکس باقاعدہ ادا کرتے رہیں۔ حکومت کی اس حکمتِ عملی کے معانی کو جس حد تک کہ وہ اسلام سے متعلق ہے ہمارا جلیل القدر شاعر اکبر خوب سمجھتا تھا۔ جس نے لکھا:

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ — گلے میں جو اتریں وہ تانیں اڑاؤ
کہاں ایسی آزادیاں تھیں میسّر — انا الحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ"

☆☆☆☆☆

شاعر نعت کے مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (پنجابی)

نعتاں دی ڈالی (صدارتی ایوارڈ)　حق دی تائید　ساڈے آقا سائیں ﷺ

..........صفحات = ۲۲۸

مطبوعہ مجموعہ ہائے حمد

سجود تحیت　خدائے شرمن

..........صفحات = ۲۲۸..........

تحقیقِ نعت (مطبوعات)

پاکستان میں نعت　خواتین کی نعت گوئی

غیر مسلموں کی نعت گوئی　نعت کیا ہے؟

اقبالؒ و احمد رضاؒ: مدحت گران پیغمبرؐ　انتخاب نعت

مولانا ضیاء الدین غیوریؒ اور ان کی نعت گوئی　مقدمہ ''نعت کائنات

اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ جلد اول جلد دوم　مدحت سرایان حضور ﷺ

شاعران نعت　نعت میں ذکر میلاد سرکار ﷺ

صفحات = ۲۷۰۴

۱۹۹۷ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیق کرنے پر صدارتی ایوارڈ ملا۔ موضوع کا واحد ایوارڈ

تخلیقِ مناقب

مناقبِ صحابہؓ

(عنوانات: حمد باری تعالیٰ۔ نعت حبیب کبریا ﷺ۔ آباءِ سرکارؐ۔ مومنِ اول۔ اُمہاتِ المومنینؓ۔ پنجتن پاک۔ بنات النبیؐ۔ اصحابِ رسولؐ۔ خلفاء راشدین۔ حضراتِ شیخینؓ۔ عشرۂ مبشرہؓ۔ دامادانِ پیغمبرؐ۔ حضراتِ حسنینؓ۔ صحابۂ کرامؓ۔ انصارِ مدینہ۔ غلامانِ سرکار ﷺ۔ شاعرانِ دربارِ رسول ﷺ۔ اصحابِ صفہ۔ صحابہ واہلِ بیت۔ صحابیات)

منظومات: ۱۳۵　..........صفحات = ۲۳۲